سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،14-مارچ2019

(یوم الخمیس،6-رجب المرجب1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 17

1109

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ14-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر6 بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95، 154 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

1111

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات،14-مارچ2019

(یوم الخمیس،6-رجب المرجب1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر ایک بج کر آٹھ منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝٣

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝٥ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

لَكَنُوْدٌ ۝٦ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝١٠

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١

سورۃ العٰدیت آیات 1تا10

ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں(1) پھر (پتھروں پر نعل)مار کر آگ نکالتے ہیں(2) پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں(3) پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں(4) پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں(5) کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس(اور ناشکرا) ہے(6)اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے(7)وہ تو مال کی سخت محبت کرنے والا ہے(8) کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جو(مردے) قبروں میں ہیں وہ باہر نکال لئے جائیں گے(9)اور جو(بھید)دلوں میں ہیں وہ ظاہر کر دیئے جائیں گے(10) بے شک ان کا پروردگار اس روز ان سے خوب واقف ہو گا(11)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکارؐ میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپؐ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکارؐ نبھائے رکھنا
آپؐ یاد آئیں تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا
ذرہء خاک کو خورشید بنانے والے
بندہ پرور میری ہستی کو بسائے رکھنا

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 697 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: نہروں، راجباہوں، مائنرز کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

***697: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کروڑوں روپے کی لاگت سے نور پور ڈسٹری بیوٹری، گوجرانوالہ ڈسٹری بیوٹری، کاموکے مائنر، سادھو کی مائنر، بی آر بی لنک مرالہ اور قلعہ میاں سنگھ مائنر کی لائننگ کروائی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہروں، راجباہوں، مائنرز اور ڈسٹری بیوٹریز کی لائننگ اپنی مقرر میعاد سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان کی ناقص لائننگ کرنے میں ملوث ٹھیکیدار و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے اور ان کی لائننگ دوبارہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نور پور ڈسٹری، کامونکی ڈسٹری، سادھوکی ڈسٹری اور قلعہ میاں سنگھ مائنر کی لائننگ گوجرانوالہ ڈویژن یو سی سی کی زیر نگرانی کروائی گئی ہے۔ گوجرانوالہ ڈسٹری نام کی کوئی نہر نہیں ہے۔ مزید یہ کہ کامونکی اور سادھوکی ڈسٹری بیوٹریز ہیں۔ مائنرز نہیں جبکہ بی آر بی لنک کینال کی لائننگ نہیں کروائی گئی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔جن مذکورہ نہروں کی لائننگ کروائی جا رہی ہے ان کی نگرانی گورنمنٹ کی مقرر کردہ نیسپاکconsultantsکی ٹیم کرتی ہے۔کنکریٹ compaction of earth اور مٹیریل کے باقاعدہ لیبارٹری ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔معیار اور مقدار کو یقینی بنانے کے بعد اور نیسپاکconsultantsکی منظوری کے بعد محکمہ متعلقہ ٹھیکیداران کو ادائیگی کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔مذکورہ نہروں میں سے کسی بھی نہر کی لائننگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ج) جبکہ نہروں پر کروایا گیا کام بالکل درست حالت میں ہے تو کسی کے خلاف کارروائی کا جواز نہ بنتا ہے۔اور نہ ہی مذکورہ لائننگ دوبارہ کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

(اذان ظہر)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!سوال کے جز(ب)میں یہ پوچھا گیا تھا کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہروں، راجباہ، مائنرز اور ڈسٹری بیوٹریز کی لائننگ اپنی مقرر میعاد سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟تو اس کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے یعنی میرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست نہ ہے لیکن میں اس جواب کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جواب درست نہیں ہے یہ جو مائنرز ہیں ڈسٹری بیوٹریز ہیں ان کی جو لائننگ کروائی گئی ہے یہ مختلف جگہوں سے ٹوٹ چکی ہے یا گر چکی ہے اور میرے بہت سارے معززcolleaguesیہاں پر موجود ہیں جن کے حلقوں سے یہ مائنرز اور ڈسٹری بیوٹریز گزرتی ہیں یہ گر چکی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر!جس طرح جواب میں لکھا گیا ہے کہ paymentکرنے سے پہلے نیسپاکconsultant وہ compaction of earthکو بھی چیک کرتے ہیں اور باقاعدہ لیبارٹری سے چیک ہونے کے بعد جبconsultant satisfiedہوتا ہے تو اُس کے بعدpaymentکی جاتی ہے یہ کہہ دینا کہ جواب درست نہیں ہے بڑا آسان ہے۔ضمنی

سوال ہے تو اُس کے بارے میں پوچھیں یہ تو معزز ممبر نے comment کیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے اگر یہ مطمئن نہیں تو چلیں ان کے ساتھ چل کر ہمارا محکمہ ان کو وہاں دکھا سکتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر یہ بالکل ایسے ہی ہو گا کہ نیسپاک کمپنی کے consultants جاتے ہوں گے وہ clearance دیتے ہوں گے پھر ادائیگی کرتے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ جب ادائیگی ہو گی تو اُس کا ایک معیار ہوتا ہے، میعاد ہوتی ہے کہ اتنے عرصے تک اس کو قائم رہنا چاہئے وہ مقررہ میعاد سے پہلے ہی لائننگ گر چکی ہے اور میں اس میں نشاندہی کرتا ہوں، پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں کہ یہ جو نور پور ڈسٹری بیوٹری ہے یہ گوجرانوالہ شہر کے اندر سے گزرتی ہے اور گوجرانوالہ کا جو اندر کا portion ہے وہ تقریباً دو فرلانگ شہر کے اندر سے گر چکی ہے اور پھر یہ جو کامونکی ڈسٹری بیوٹری ہے اس کی لائننگ بھی ساری گر چکی ہے اور جو قلعہ میاں سنگھ مائنر ہے اس کی لائننگ ابھی مکمل ہی نہیں ہوئی اور مکمل ہونے سے پہلے ہی گر چکی ہے تو منسٹر صاحب کچھ ٹائم رکھ لیں مجھے بتادیں یہ تشریف لے آئیں میں موقع پر جا کر انہیں دکھا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! لائننگ کب ہوئی تھی آپ کو یاد ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! قلعہ میاں سنگھ مائنر کی تو ابھی لائننگ ہو رہی ہے اور ابھی مکمل نہیں ہوئی اور مکمل ہونے سے پہلے ہی یہ ٹوٹ چکی ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا حلقہ ہے آپ کو یاد ہے یہ شروع کب ہوئی تھی؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ پچھلے سال شروع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس پر کوالٹی کا کام نہیں ہو رہا ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو کام ہو رہا ہے اس کی کوالٹی ٹھیک نہیں ہے، اس پر چیک رکھنے کی ضرورت ہے۔ وہ ابھی لگا ہی رہے ہیں تو وہ گرنا شروع ہو گئی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں پھر سے وہی عرض کروں گا کہ اگر ان کی کوئی specific شکایت ہے تو محکمہ ان کو جا کر دکھا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! شکایت تو ہے، جس مائنر کا وہ ذکر کر رہے ہیں اس پر سال پہلے کام شروع ہوا تھا اور وہ لائننگ سال میں ہی گرنا شروع ہو گئی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جو official reply آیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ official چھوڑ دیں، دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ ایک کام ہو رہا ہے۔۔۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہم معزز ممبر کی satisfaction کے لئے لاہور سے ایک ٹیم بنا کر بھیج دیں گے یہ گائیڈ کر دیں کہ کہاں پر کام صحیح نہیں ہے پھر ہم contractor سے اس کی اصلاح کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جہاں یہ لائننگ کا کام ہو رہا ہے وہاں ہم محکمے والوں کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے آپ ان کو چیک کروا دیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ نیسپاک ان تمام کاموں کی consultant agency ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ consultant کی inspection کی payment کا طریق کار کیا ہے وہ کس طریقے سے payment کرتے ہیں اور کیا وہی سب انجینئر جو inspection کرتے ہیں وہی ان کے بل بناتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہمارے مختلف پراجیکٹس ہوتے ہیں اور ہر پراجیکٹ میں مختلف consultant مختلف وقت پر hire کئے جاتے ہیں۔ ہر پراجیکٹ کی TORs مختلف ہوتی ہیں۔ اگر کہیں پر بیراج بن رہا ہے تو اس کے consultants کو کس طرح qualify کرنا ہے، ان کی کیا responsibilities ہوں گی یہ تمام باتیں اس معاہدے کے اندر لکھی ہوتی ہیں۔ اس particular case کے سلسلے میں، میں معزز ممبر کو محکمے سے تفصیل لے کر دے دوں گا کیونکہ اس وقت میرے پاس اس particular contract کی تفصیل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے بڑی موٹی سی بات پوچھی ہے کہ جب آپ لائننگ کرواتے ہیں اور اس میں لکھا ہوا بھی ہے کہ نیسپاک consultant ہے اور یہ پاس کرتے ہیں کہ یہ کام ٹھیک ہو گیا ہے یا نہیں ہوا اور اس کے بعد payment ہوتی ہے۔ جناب سعید اکبر خان! آپ یہی پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! Definitely ان کو اپنے کام کی payment ملتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس payment کا طریق کار کیا ہے؟ میری انفارمیشن کے مطابق وہی سب انجینئر، وہی ایس ڈی او جو inspection کرتے ہیں وہی ان کا بل بناتے ہیں۔

جناب سپیکر: نیسپاک تو فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے وہ تو ایک علیحدہ ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس پراجیکٹ میں جب وہ consultancy کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر! آپ اس سوال پر رہیں general بات نہ کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب انہوں نے اس پراجیکٹ کی inspection کی اور اس کے بعد انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی تو definitely اس پراجیکٹ سے انہوں نے پیسے لئے ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں، نیسپاک فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے، وہ separate ادارہ ہے اور وہ محکمہ آبپاشی کے under نہیں آتا۔ اگر نیسپاک اس کو OK کی رپورٹ دے گا تو پھر ہی اس کا بل بنے گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جو میں بات کر رہا ہوں وہ نہایت اہم ہے۔ جب وہ رپورٹ دے گا، جب consultant مقرر کیا گیا ہے definitely اس پراجیکٹ میں اس consultancy کی فیس ہوتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس فیس کی ادائیگی کا طریق کار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جو نیسپاک کو pay کرتے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! نیسپاک کی payment کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ اس particular سوال سے relate نہیں کرتا اگر معزز ممبر fresh question کر دیں یا میرے دفتر میں آ جائیں تو ہم اس پورے کنٹریکٹ کی تفصیل بتا دیں گے۔ نیسپاک صرف اس ایک نہر کے لئے نہیں ہو گا اس کا تو لائننگ کا پورا پراجیکٹ ہو گا۔ وہ quality of work کو verify کرتے جائیں گے اور contractor کو payment ملتی جائے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! کام ٹھیک نہیں ہو رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ inspection کرتے ہیں تو وہی سب انجینئر اس کا بل بناتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ چیک کر کے آپ کو بتائیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! چیک کرنے کی بات نہیں ہے، یہی وجہ ہے جس سے صوبے کے کام کی consultancy کی فیس بھی پڑ رہی ہے اور اس کا معیار بھی بہتر نہیں ہو رہا ہے کیونکہ جو ان کی inspection کرتے ہیں وہی ان کا بل بناتے ہیں۔ اگر وہ inspection کی OK کی رپورٹ نہیں دیتے تو وہ بل نہیں بناتے۔

جناب سپیکر: وہ چیک کر لیں گے ان کی بات سنیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس میں چیک کرنے کی تو بات ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، بات ہو گئی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! لیکن یہ بہت اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے یہ اہم بات ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! payment ہو جاتی ہے لیکن کام کی quality کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جو نیسپاک ادارہ ہے جو ان کا کنٹریکٹ ہوگا، اس سکیم کا کنٹریکٹ علیحدہ ہوگا اور overall کنٹریکٹ علیٰحدہ ہوگا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں فرمایا ہے کہ:

"جبکہ نہروں پر کروایا گیا کام بالکل درست حالت میں ہے تو کسی کے خلاف کارروائی کا جواز بنتا ہے اور نہ ہی مذکورہ لائننگ دوبارہ کرنے کی ضرورت ہے۔"

جناب سپیکر! چونکہ یہ میرے حلقے سے گزرتا ہے مجھے پتا ہے محکمے نے ان کو غلط جواب دیا ہے۔ اس مائنر کی موجودہ حالت یہ ہے کہ اس مائنر میں تین تین فٹ گندا پانی کھڑا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف! جو یہ بات کر رہے ہیں یہ وہی مائنر ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جی، یہ اسی مائنر کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، اس کا جواب آگیا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد منیب سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 کے بارے میں
مجالس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019. (Bill No.6 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 758 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

صوبہ بھر میں رول A-17 کے تحت زیر التواء
درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

***758: جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ میں رول A-17 کے تحت میڈیکل گراؤنڈ پر ریٹائرڈ ملازمین اور دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے بچوں / بیوہ کی ملازمت کے حصول کے لئے کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں؟

(ب) ان درخواستوں پر حق دار افراد کو رول A-17 کے تحت بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر خاص کر ضلع خانیوال میں رول 17-A کے تحت تمام درخواستوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ آبپاشی قانون کے مطابق رول 17-A کے تحت خالی اسامیوں پر وقتاً فوقتاً بھرتی کرتا رہتا ہے۔ اس وقت محکمہ آبپاشی کے دیگر ذیلی دفاتر میں 218 افراد کی درخواستیں رول 17-A کے تحت میڈیکل گراؤنڈ پر ریٹائرڈ ملازمین اور دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے بچوں / بیوہ کی ملازمت کے حصول کے لئے زیر التواء ہیں۔

(ب) تمام اہل افراد کی درخواستیں رول 17-A کے تحت متعلقہ مجاز اتھارٹی کے دفاتر میں اسامیاں خالی نہ ہونے کی وجہ سے زیر التواء ہیں۔ اسامیاں خالی ہونے پر قانون کے مطابق بھرتی کر دی جائے گی۔

(ج) ضلع خانیوال میں تین درخواستیں میڈیکل گراؤنڈ پر ان فٹ ہونے والے اور تین درخواستیں دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے بچوں کی زیر التواء ہیں۔ جیسے ہی مطلوبہ اسامیاں خالی ہوں گی بھرتی کے لئے دیگر درخواستوں کے ساتھ ان کا بھی ٹیسٹ اور انٹرویو لیا جائے گا اور جو معیار پر پورا اترے گا اُسے بھرتی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! میں جز (ب) اور (ج) میں دیئے گئے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جیسے ہی کوئی سیٹ vacant ہو گی تو ان فٹ یا وفات پانے والے ملازمین کے بچوں کو اس پر لگا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جب کسی سیٹ پر کوئی شخص وفات پا جائے تو وہ automatically خالی ہو جاتی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق اس وقت صوبہ پنجاب میں اور خاص طور پر محکمہ آبپاشی میں پچھلے ڈیڑھ سال سے 17-A کے تحت کوئی بندہ بھرتی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! جز(ج) میں خانیوال کا بتایا ہے کہ A-17 کے تحت صرف تین درخواستیں pending پڑی ہیں۔ ہمارے خانیوال کو چیف انجینئر ساہیوال لگتے ہیں اور ہمارے چیف ملتان بیٹھتے ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق اس میں 70,75 کے لگ بھگ A-17 کی درخواستیں pending پڑی ہیں۔ جو محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے میں اس سے قطعی طور پر مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں تمام تفصیل دے دیتا ہوں۔ اس وقت محکمہ آبپاشی کے پاس A-17 کے تحت 218 درخواستیں pending ہیں۔ اس میں لاہور زون کے اندر اکیس ہیں، بہاولپور میں 58 ہیں۔ ڈی جی خان میں بارہ ہیں، سرگودھا میں دو ہیں، فیصل آباد میں 98 ہیں، ملتان میں 27 ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا جو ایریا آتا ہے وہ کس جگہ پر ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں آگے آرہا ہوں، ڈسٹرکٹ خانیوال کا جو یہ کہہ رہے ہیں تو ہمارے پاس وہاں تین درخواستیں pending ہیں جو کہ معذوری کی وجہ سے لوگوں نے ریٹائرڈمنٹ لی ہے یا جو انہوں نے death quota پر apply کیا ہوا ہے۔ اب اس پر تب ریکروٹمنٹ ہوتی ہے جس وقت کوئی سیٹ خالی ہوتی ہے اور اس کی اکیڈمک کوالیفکیشن کے مطابق ان لوگوں کو job دی جاتی ہے۔ اگر ایک بچے نے for example جونیئر کلرک کے لئے apply کیا ہے تو اگر وہاں پر جونیئر کلرک کی جگہ نہیں ہے اور بیلدار کی جگہ ہے تو وہ بچہ بیلدار پر بھرتی نہیں ہوگا کیونکہ اس نے جونیئر کلرک کے لئے apply کیا ہے۔ اب ہمارے پاس خانیوال کے اندر جو تین درخواستیں pending ہیں انہوں نے جونیئر کلرک کے لئے apply کیا ہوا ہے اور اس وقت جونیئر کلرک کی وہاں پر کوئی سیٹ خالی نہیں ہے جیسا کہ معزز ممبر کہہ رہے تھے کہ یہاں پر کوئی بھرتی نہیں ہوئی تو ہمارے ریکارڈ کے مطابق A-17 کے تحت 300 سے زیادہ پچھلے پانچ سال میں بھرتیاں ہو چکی ہیں۔ اگر ان کو تفصیل چاہئے ہوگی تو ہم ان کو تفصیل بھی فراہم کر دیں گے۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ جنہوں نے سوال کیا ہے پہلے ان کو بولنے دیں۔ جی، جناب محمد فیصل نیازی!

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا میں نے ڈیڑھ سال کا کہا ہے اور پانچ سال کا نام نہیں لیا۔ میں نے دوسری بات یہ کہی تھی کہ آپ کو محکمے کی طرف سے جواب صحیح نہیں مل رہا۔ آپ کا experience اور ہماری عمر ایک برابر ہیں تو میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ توجہ دیں اور specially آپ ساؤتھ پنجاب سے ہیں۔ ساؤتھ پنجاب کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہو رہا جو کہ پہلے سے نہیں ہو رہا تو آپ توجہ دیں اور اس کو take up کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو recheck کر لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں اس کو recheck کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بابر حسین صاحب!

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ڈی سی او صاحبان یہ کہہ کر جان چھڑوا لیتے ہیں کہ جب جگہ بنے گی تو بھرتی کر لیں گے۔ اس مسئلے کو clarify کیوں نہیں کیا جاتا کہ بھرتی کرنے کا کیا طریق کار ہے؟ جس طرح خان صاحب نے کہا ہے کہ جب کوئی فوت ہوتا ہے تو سیٹ automatic خالی ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کا گواہ ہوں کہ ڈسٹرکٹ خانیوال میں ایک بندہ فوت ہوا اور ہم لوگ سفارشی تھے کہ اس کا بیٹا بھرتی ہو جائے۔ ڈی سی او نے رشوت لے کر دوسرا بندہ بھرتی کیا اور اس بندے کو یہ کہتا رہا کہ ابھی سیٹ خالی نہیں ہے اور جب سیٹ خالی ہو گی تو بھرتی کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ کب ہوا تھا، یہ کب کی بات کر رہے ہیں؟

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! یہ پرانی بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے دور کی بات ہے؟

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ اُس دُور کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر آپ وہ بات کریں گے تو وہ آئے گی۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! ہم یہاں بیٹھ کر پنجاب کو defend کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ آپ اس وقت حکومت میں تھے اور آپ کی دس سال سے حکومت تھی۔ اگر اس میں یہ غلط کام ہوا ہے تو آپ نے کیا ایکشن لیا؟

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! ایکشن لیا تھا بہر حال وہ ڈی سی او صاحب چلے گئے تھے۔

جناب سپیکر: آپ بتائیں کہ کیا ایکشن لیا تھا۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! وہ چلے گئے تھے۔

جناب سپیکر: وہ کام تو غلط ہو گیا ناں۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جواب مناسب نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خالی ٹرانسفر تو کوئی سزا نہیں ہے۔ جہاں گئے ہوں گے وہاں لینا شروع کر دیا ہو گا۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! میرے اختیار میں اتنا ہی تھا میں نے جو کر دیا اور اس سے زیادہ نہیں تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ پچھلے دس سال سے پہلے کی بات ہے۔

جناب سپیکر: (قہقہہ)

چلیں! اس بات کو چھوڑیں۔ اگلا سوال!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ان کا سوال ہے آپ پہلے ان کو تو بول لینے دیں۔

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! شاید مجھے ان کے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔ انہوں نے جو سوال پوچھا ہے اور آپ نے جو کہا ہے کہ لوگ کیوں نہیں بھرتی ہو رہے تو لوگ اس لئے بھرتی نہیں ہو رہے کہ جو اس job کے لئے requirements ہیں اگر وہ meet نہیں کرتے یا وہ جو job مانگ رہے ہیں وہ سیٹ available نہیں ہیں۔ جن کی آپ بات کر رہے ہیں جو ابھی pending ہیں۔ وہ لوگ جونیئر کلرک کے لئے appointment چاہتے ہیں۔ جب جونیئر کلرک کی وہاں پر appointment ہو گی تو پھر ان لوگوں کو ترجیحی بنیاد پر employment دے دی جائے گی۔ اگر وہاں پر جونیئر کلرک کی سیٹ خالی نہیں ہے تو ان کو بھرتی نہیں کیا جاسکتا۔ نئی سیٹ create نہیں کی جاتی اور جو existing seats ہوتی ہیں انہی کو fill کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ان کو بات سمجھ آ گئی ہے۔ منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چیئر اور منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ یہ جو 17-A کی کافی دیر سے مختلف محکموں کے حوالے سے بحث ہو رہی ہے اور خصوصی طور پر منسٹر صاحب کے محکمے کی۔ اس میں بات یہ ہے کہ تمام کے تمام جو محکمے ہیں، ماشاءاللہ آپ نے پنجاب کو رول کیا ہے اور آپ میرے سے بھی زیادہ بہتر طریقے سے جانتے ہیں کہ 17-A کی جو applications ہیں وہ صرف 218 انہوں نے بتائی ہیں، مختلف محکمے ہیں اور مختلف محکموں کی جو applications ہیں تمام منسٹر صاحبان یہاں پر تشریف فرماہیں۔

جناب سپیکر! میں تمام منسٹر صاحبان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ تمام لوگ جن کے والدین فوت ہو گئے ہیں اور جنہوں نے 17-A کے تحت نوکری کی فائلیں move کی ہوئی ہیں یہ ان کا rights بنتا ہے۔۔ پی ٹی آئی کا تو اپنے منشور میں یہ وعدہ بھی تھا کہ ہم ایک کروڑ نوکری دیں گے۔ یہ تو ان کا right بنتا ہے کہ کم از کم 17-A کی جو applications ہیں اس میں آپ تمام محکموں کے منسٹروں کو ہدایات جاری کریں کہ وہ اپنے اپنے محکموں کے اندر اس کو take up کیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، ویسے یہ بات صحیح ہے۔ ایک دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جو17-A کے تحت applications ہیں آپ محکمے کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لیں کہ آپ کے محکمے میں اس حوالے سے کیا situation ہے؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! Qualifications کے مطابق جو jobs ہوتی ہیں وہ تو بغیر کسی hindrance کے فوراً ہی ہو جاتی ہیں۔ 17-A کے بارے میں بڑا واضح ہے کہ ان کو فوراً job دینا ہے لیکن جب وہ جو required qualifications کے مطابق qualify کرتے ہوں گے۔ اگر سیٹ بیلدار کی ہے تو بیلدار کا بیٹا فوراً ہی اس جگہ بھرتی ہو جائے گا اگر وہاں پر سیٹ ہے۔ اگر وہ بی اے نہیں ہے اور جونیئر کلرک بھرتی نہیں ہو سکتا۔ اس کو شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ نہیں آتی تو وہ بھرتی نہیں ہو سکتا۔ Qualifications وہی رہتی ہیں جب سیٹ fill کرنی ہوتی ہے تو 17-A کے تحت ان لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے اور نئی seats نہیں create کی جاتیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ دیکھ لیں گے ناں۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات بڑی genuine ہے۔ یہ ساری چیز ان سارے محکموں کو دیکھنی چاہئے جو آپ نے کہی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بڑی valid debate ہو رہی ہے۔ میں بھی اس میں اپنی input دینا چاہوں گا۔ ماشاءاللہ بڑے پڑھے لکھے اور بڑے competent منسٹر ہیں۔ 17-A کے تحت صرف اریگیشن محکمہ نہیں بلکہ ہر محکمے میں مینجمنٹ ہو رہی ہے اور بڑے ٹیکنیکل قسم کا جواب دیا جاتا ہے۔ ابھی منسٹر صاحب نے بھی جواب دیا ہے اور انہوں نے کہا کہ 17-A کے تحت پوسٹیں نان ٹیکنیکل ہیں۔ اب جو ٹیکنیکل جیسے سب انجینئر ہے یا کوئی بھی ٹیکنیکل job ہے وہ ہو سکتی ہے اور نہ اس میں included officers ہیں۔ یہ 11 گریڈ تک کے ملازمین کو cater کرتے ہیں۔ مثلاً فرض کیا ابھی منسٹر صاحب نے کہا کہ کوئی qualification پر پورا نہیں اترتا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! دیکھیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا سوال تو سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ پہلے میری بات سنیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا سوال تو سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا سوال غلط ہے اس لئے کہ آپ سوال پر یہ story نہیں ڈال سکتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس کی correction کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: سوال پر story نہیں آتی، آپ اس کی correction تین الفاظ میں بتا دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ایک درجہ چہارم کا بندہ فوت ہو گیا ہے یا disable ہو گیا ہے تو اگر اس کا بیٹا graduate ہے اور اگر وہ بیلدار بھرتی ہونا چاہتا ہے تو یہ اس کو درجہ چہارم کا بیلدار رکھیں گے یا نہیں رکھیں گے؟

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے آپ کا سوال آ گیا ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر کوئی graduate بچہ خالی سیٹ پر بیلدار بھرتی ہونا چاہتا ہے تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال نمبر 880 چودھری مظہر اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 924 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان کینال، داجل کینال کا منظور شدہ پانی
اور لفٹ پمپ لگوانے سے متعلقہ تفصیلات

*924: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈیرہ غازی خان کینال اور داجل کینال کا منظور شدہ پانی کتنا ہے نیز اس وقت ان کینال کو کتنا پانی مہیا کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کینال پر لفٹ پمپ لگائے گئے تھے تاکہ کسانوں کو پانی مہیا کیا جا سکے۔ ان لفٹ پمپ کی تعداد کتنی ہے اور وہ کہاں کہاں لگائے گئے تھے نیز فی لفٹ پمپ پر کتنا خرچ آیا۔ تفصیل بتائی جائے۔

(ج) ان لفٹ پمپ میں سے کتنے قانونی اور کتنے غیر قانونی قرار دیئے گئے ہیں جو غیر قانونی قرار دیئے گئے ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں۔

(د) اس وقت کتنے لفٹ پمپ چل رہے ہیں، کتنے خراب ہیں، ان کی مرمت کے بارے میں کوئی ارادہ ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ڈیرہ غازی خان کینال اور داجل برانچ (کینال) کا بالترتیب منظور شُدہ ڈسچارج 8900 کیوسک اور 1786 کیوسک ہے۔ تاہم اب یہ نہریں اوسطاً بالترتیب ڈسچارج 7500 کیوسک اور 1786 کیوسک پر چلائی جا رہی ہیں۔ کیونکہ ڈی جی خان کینال اپنا منظور شُدہ پانی لینے کے قابل نہ ہے اس لئے ڈی جی خان کینال کی rehabilitation کے لئے فزیبلٹی سٹڈی کرائی جا رہی ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے۔ فزیبلٹی سٹڈی کی سفارشات کی روشنی میں نہر کو Rehablitate کیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ لفٹ پمپس زمینداروں نے خود لگائے ہیں اس لئے حکومت کا کوئی خرچہ نہ آیا ہے۔ ان لفٹ پمپس کی کل تعداد 729 ہے اور یہ ڈی جی خان کینال پر ہیڈ آرڈی 0+000 تا ٹیل آرڈی 345+230 تک اور داجل برانچ پر ہیڈ آرڈی 0+000 تا ٹیل آرڈی 190+000 تک لگائے گئے ہیں۔

(ج) لفٹ پمپس کی کل تعداد 729 ہے جن میں سے 33 منظور شُدہ اور 696 غیر منظور شُدہ ہیں۔ غیر منظور شُدہ لفٹ پمپس زمینداروں نے محکمہ کی منظوری کے بغیر غیر قانونی طور پر لگائے ہوئے ہیں جن کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔

(د) تمام مذکورہ بالا لفٹ پمپس خریف سیزن میں چلتے ہیں جن کی مرمت پر ہر قسم کا خرچہ زمیندار خود کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ڈیرہ غازیخان کینال اور داجل کینال کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور اس کینال کو پانی کتنا مہیا کیا جا رہا ہے تو انہوں نے منظور شدہ پانی تقریباً ٹھیک بتایا ہے۔

جناب سپیکر! آگے انہوں نے بتایا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کینال کی rehabilitation کے لئے feasibility study کرائی جا رہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو study کرائی جا رہی ہے یہ کب تک مکمل ہو گی؟ کیا اس کا کوئی time frame دیں گے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کا سوال آ گیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس کی preliminary study کنسلٹنٹ کے through ہو رہی ہے اور اس کی funding کے لئے بھی ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا پراجیکٹ ہے اور ڈیرہ غازی خان کینال بہت بڑی کینالز میں سے ایک ہے اور میں خود بھی اس کا پانی پینے والا ہوں۔ یہ 8900 کیوسک کی کینال ہے لیکن یہ 7500 کیوسک سے زیادہ پانی نہیں لے سک رہی لہٰذا اس کے جائز پانی کے حقداروں کو بھی سسٹم کی کمیوں کی وجہ سے 1400 کیوسک پانی نہیں مل رہا۔ جیسے ہی مجھے محکمہ آبپاشی کی ذمہ داری ملی تو میں نے پہلا کام بھی یہی کیا کہ اسے دیکھا جائے کیونکہ بیس فیصد پانی تو وہ ہے جو یہ سسٹم لے ہی نہیں سکتا اور آگے اس کی allocation ہوئی ہوئی ہے۔ جیسے ہی اس کے لئے فنڈز arrange ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کی بات آ گئی ہے لیکن آپ کو پتا ہے کہ ہمارے دور میں تونسہ بیراج کی rehabilitation ہوئی تھی جس وجہ سے ڈیرہ غازی خان کینال کا پانی بڑھا تھا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! Exactly

جناب سپیکر: اس وقت اتنا پانی بڑھا تھا اسی کو کر رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!پانی بڑھا تھا لیکن اب نہر کی پانی لے جانے کیcapacityکم ہو گئی ہے چونکہ اس کیmaintenanceنہیں ہوئی۔اب ہم اس کا infrastructureبڑا کریں گے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ کے ایریا میں پانی کڑواہے ہمارے دور میں تونسہ بیراج 11ارب روپے میں ریکارڈ مدت میں بنا۔وہاں پاور پلانٹ بھی لگنا تھا لیکن دس سال میں وہ بھی نہیں لگا لیکن اس نہر میں جو پانی کیcapacityبڑھی تھی تو کیا دس سالوں میں انہوں نےde-siltingکا کام بھی نہیں کیا؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!نہیں کیا۔تونسہ بیراج سے پانی لینے کی capacityتو بڑھ گئی ہے لیکن آگے اسےcarryکرنے کیcapacityنہیں ہے۔

جناب سپیکر:یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ویسے تو سارے ہی جنوبی پنجاب،جنوبی پنجاب کر رہے ہیں لیکن جو ایک نہر بن چکی تھی اسے بھی یہmaintainنہیں کر سکے۔یہ تو بڑی زیادتی والی بات ہے۔

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!کچھ ایسا ہی ہے۔اب انشاءاللہ ترجیحی بنیاد پر اس کیfunding،پوری نہر کیrehabilitationاورremodellingکے لئے ہماری ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ بات چل رہی ہے چونکہ یہ کافی بڑا پراجیکٹ ہے اور ہمارے ڈویلپمنٹ بجٹ سے ذرا زیادہ ہوگا۔یہ کام بھی چل رہا ہے اور اس کیfeasibilityایکlocal consultantکے ساتھ آخری مراحل میں ہے انشاءاللہ وہ بھی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ ایشیئن ڈویلپمنٹ کے علاوہ ورلڈ بنک میں بھی جا سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک بہت بڑاviable projectہے۔

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھinitiate کیا ہوا ہے اب ورلڈ بنک کے ساتھ بھی بات کر لیں گے اور جہاں سے بہترtermsملیں گی وہیں سے کر لیں گے۔

جناب سپیکر:شکریہ

محترمہ شازیہ عابد:جناب سپیکر!میرا سوال تو وہیں کا وہیں ہے کہ یہ کب تک ہو گا؟ آپ اچھی طرح سے سمجھتے ہیں کہ وہ سارازرعی علاقہ ہے اور پوری معیشت اسی پرdepend کرتی ہے۔

جناب سپیکر!میں نے جز(ب)میں نہروں پر لگے ہوئے لفٹ پمپس کے حوالے سے پوچھا تھا کہ یہ لفٹ پمپس لگائے گئے تھے تاکہ کسانوں کو پانی مہیا کیا جاسکے، یہ کس نے لگائے تھے؟اس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے چونکہ لفٹ پمپس زمینداروں نے خود لگائے ہیں اس لئے حکومت کا کوئی خرچہ نہ آیا ہے۔

جناب سپیکر!میں جناب کی توجہ اس جانب دلانا چاہوں گی کہ ان کا جواب غلط ہے کیونکہ جب آپ وزیراعلیٰ تھے تو آپ کے حکم سے ہی کچھی کینال کے کنٹریکٹرز اس میںinvolve ہوئے تھے اور کچھی کینال کے کنٹریکٹرز نے ہی پائپ بچھائے تھے جبکہ انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ زمینداروں نے خود ہی سارا خرچہ کیا اورانہوں نے خود ہی 729لفٹ پمپس لگائے اور غیر قانونی لگائے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر:محترمہ!آپ کی بات ٹھیک ہے۔منسٹر صاحب!ذرااسےrecheck کرائیں۔

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!میں عرض کرتا ہوں کہ پمپس لوگوں نے خود لگائے ہوئے ہیں اور یہ سرکار کے نہیں ہیں۔جب کچھی کینال بننا شروع ہوئی تو کچھی کینال کی progressکے اندر جوزمیندار تھے وہ اسےhindrance دے رہے تھے تو کچھی کینال والوں نے یہ کہا کہ ہمیں رکاوٹ نہ دوآپ جس طرح ڈیرہ غازی خان کینال سے پانی لے رہے ہو ہم آپ کو پائپ کراس کر کے دے دیتے ہیں اس لئے حکومت پاکستان یا حکومت پنجاب نے یہ پمپ لگا کر نہیں دیئے۔ان پمپس میں کچھ منظور شدہ ہیں اور کچھ غیر منظور شدہ ہیں جو منظور شدہ ہیں وہ بھی کسانوں نے خود لگائے ہیں اور جو غیر منظور شدہ ہیں جو غیر قانونی لگے ہوئے ہیں وہ بھی کسانوں نے خود ہی لگائے ہوئے ہیں لہٰذا اس میں حکومت پنجاب نے نہ ان کی دیکھ بھال کرنی ہے اور نہ ہی ان کیmaintenance کرنی ہے۔محترمہ نے جو کچھی کینال والا بتایا ہے وہ اس لئے کہ جب کچھی کینال والے وہاں پر جارہے تھے تو جن لوگوں کے پمپس لگے ہوئے تھے ان کی یہ رکاوٹ تھی کہ

ہمارا پانی رک جائے گا تو کچھی کینال کے کنٹریکٹرز نے انہیں پائپ گزار کر دیئے تھے۔ کچھی کینال واپڈا کا پراجیکٹ ہے جس سے بلوچستان کو پانی دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے کچھی کینال کا پتا ہے۔ ایک common sense کی بات ہے کہ ڈیرہ غازی خان کینال کو جو capacity لینی چاہئے وہ لے نہیں رہی۔ جب تک ورلڈ بنک سے اس کی desilting کرنے کا پروگرام approve نہیں ہوتا تو اگر آپ کسانوں کو پانی لینے دیں گے تو انہیں فائدہ ہو گا اور نہر میں اور زیادہ پانی آ جائے گا۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جو کوئی غلط کر رہا ہے وہ لگا رہے اور جو نہیں کر رہا وہ بھی لگا رہے لہٰذا آپ اس کی کوئی پالیسی لے کر آئیں جس سے کسانوں کو فائدہ ہو، آپ اس کے لئے طریق کار بنائیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! غلط طریق کار بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں! اگر آپ یہ کر گئے تو آپ کو بڑی دعائیں ملیں گی، آپ محکمے کے ساتھ بیٹھیں اور اس کا طریق کار بنا لیں چونکہ وہاں سارا کڑوا پانی ہے لیکن آپ desilting کی وجہ سے انہیں capacity بھی نہیں دے رہے۔

دوسرا منصوبہ تو بہت لمبا ہے جب تک وہ مکمل نہیں ہوتا اگر کسان راستے میں سے پانی لیتے ہیں تو automatically اس کی capacity increase ہو جائے گی اس لئے آپ اس کا فائدہ لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بیٹھ کر یہ پالیسی بنائیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی یہی بات ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بالکل یہی بات ہے۔ وزیر موصوف نے خود فرمایا ہے کہ 33 لفٹ پمپس قانونی ہیں اور باقی سارے غیر قانونی ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے یہی بات کی ہے کہ انہیں regularize کریں اور جب تک آپ کی capacity بڑھ نہیں جاتی اس وقت تک ایسے کرنے دیں لیکن as a policy کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔ بجائے لفٹ پمپس بند کرنے کے کسانوں کو facilitate کریں تو کسان انہیں دعائیں دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1020 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کینال میں سیوریج کے پانی کی آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*1020: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کینال میں پابندی کے باوجود سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سیوریج ملے پانی کو نہر میں ڈالنے سے روکنے کے لئے مستقبل میں کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) لاہور کینال میں کسی بھی جگہ پر سیوریج کا پانی نہیں ڈالا جا رہا سوائے دو جگہوں کے جہاں پر واسا لاہور نے برساتی پانی کی نکاسی کے لئے ڈسپوزل پمپس لگائے ہوئے ہیں۔

1. لال پُل ریلوے، مغلپورہ لاہور برجی نمبر 254+000 لاہور برانچ
2. دھرمپورہ، نزد رائل پام گالف کلب برجی نمبر 263+000 لاہور برانچ

مزید یہ کہ دوران سالانہ بندی 19-2018 میں بھی چیک کیا گیا تھا اور کوئی سیوریج کا پانی نہر میں نہیں ڈلتا تھا اور لال پُل، دھرم پورہ کے پاس دو عدد پائپ برجی 254 اور 263 پر واسا کی طرف سے بارشی پانی کے لئے لگائے گئے ہیں جو کہ بمطابق ضرورت دوران بارش واسا والے نکاسی آب کے لئے چلاتے ہیں اور اس کی باقاعدہ تصدیق

ایکسیئن صاحب لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی نے مورخہ 08.03.2019 کو خود موقع ملاحظہ کے بعد کی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی، لاہور اریگیشن ڈویژن CBDC نے متعدد بار واسا لاہور کو خط لکھا ہے کہ وہ ان دو جگہوں پر اپنے ڈسپوزل پمپس کو بند کرے ورنہ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1876 کے تحت اُن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ دو ایریاز مغلپورہ اور دھرم پورہ میں ڈسپوزایبل پمپس کا پانی dispose of کیا جاتا ہے اور جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ واسا کو کافی دفعہ وارننگ دی گئی ہے کہ According to the Canal and Drainage Act 1976 ڈسپوزایبل پمپس گندہ پانی، سیوریج کا پانی یا بارش کا پانی نہر میں نہ ڈالیں۔

جناب سپیکر! ان کا یہ جواب تھا کہ بارش کا پانی نہر میں ڈالا جاتا ہے جبکہ کئی دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ رات 8:00 سے 9:00 بجے سیوریج کا گندا پانی نہر میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے واسا کو یہ بار بار کہا ہے کہ آپ یہ نہ کریں تو اس پر کیا کارروائی کی گئی ہے کیونکہ اگر سیوریج کا پانی یا بارش کا گندا پانی نہر میں ڈالا جاتا ہے تو It leads a lot of disease ہیپاٹائٹس جیسی امراض پیدا ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال آگیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ پمپس، ڈسپوزایبل پمپ نہیں ہیں بلکہ یہ permanent pumps ہیں جو ڈسپوزل پمپس ہیں، یہ اس لئے ہیں کہ جب بارش کا پانی ہوتا ہے تو شہر سے اس پانی کا disposal نہر میں ڈال کرلے جایا جاتا ہے۔ کبھی یہ شکایت ملتی ہے کہ سیوریج کا پانی بھی اس کے ساتھ mix ہو رہا ہے تو ہم فوراً ہی اس کا نوٹس لے کر انہیں warn کرتے ہیں کہ آپ اسے روک دیں اور پھر ان کی طرف سے compliance ہو جاتی ہے اور پھر یہ معاملہ address ہو جاتا ہے اور اسی طرح کام چل رہا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ان لوگوں نے بہت دفعہ واسا کو complaint کا لیٹر دیا ہے لیکن واسا نے کچھ نہیں کیا This is extensively written in the answer. منسٹر صاحب بتائیں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ نے واسا کو آخری لیٹر کب دیا ہے اور اس پر کیا action لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! واسا ان کا محکمہ نہیں ہے، یہ تو ان کو کہہ سکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جیسے ہی ہمیں شکایت ملتی ہے تو ہم ان کو نوٹس بھیجتے ہیں اور وہاں سے جب compliance ہو جاتی ہے تو پھر یہ معاملہ sort out ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بارش کے پانی کا disposal تو اسی نہر میں ہو گا لیکن اس میں سیوریج کا پانی نہیں آنا چاہئے۔ واسا اور آپ کے محکمہ کے درمیان کوئی اس طرح کی coordination ہو جائے کہ اس نہر میں بارش کے پانی کے علاوہ کوئی دوسرا پانی نہیں آنا چاہئے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اس نہر میں بارش کے علاوہ کوئی دوسرا پانی نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا ایک permanent حل ڈھونڈ لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ ہمارے پاس جیسے ہی اس طرح کی کوئی شکایت آتی ہے تو ہم اس کو address کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1211 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: علی پور چٹھہ میں ڈرینج کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*1211: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

علی پور چٹھہ (ضلع گوجرانوالہ) کی ڈرینج کی صفائی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

محکمہ انہار فیصل آباد زون فیصل آباد میں سے گزرنے والی drains جو کہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں آتی ہیں ان کے متعلقہ مندرجہ ذیل ڈویژنز ان کی صفائی کے لئے کام کر رہی ہیں:۔

1. قادرآباد بیراج ڈویژن قادرآباد میں رسول نگر ڈرینج سسٹم پر صفائی کے لئے مندرجہ ذیل کاموں کے ٹینڈر لگائے گئے ہیں ٹینڈر کے مراحل مکمل ہونے پر ان کاموں کو شروع کروادیا جائے گا:

   1. Bed Clearance of Hazrat Kailanwala Try Drain from RD. 3+000 of 9+000 of Qadirabad Barrage Division.
   2. Bed Clearance of Allo Din Key Try Drain from RD. 0+000 to 13+000 of Qadirabad Barrage Division.
   3. Bed Clearance of Kot Hara Branch Drain from Rd. 16+000 to 19+000 of Qadirabad Barrage Division.

1. فیصل آباد ڈرینج ڈویژن فیصل آباد کی اکال گڑھ سید نگر نامی سیم جو کہ علی پور چٹھہ شہر سے گزرتی ہے جس کی صفائی Bed Clearance کا کام سال 19-2018 کے ورک پلان میں منظور ہو چکا ہے۔ اس سیم drain کے دونوں اطراف میں آبادی اور دکانیں ہیں۔ اس شہر کی آبادی کا نکاسی آب کو مذکورہ سیم میں ڈال دیا گیا ہے جبکہ سیم برساتی پانی کے اخراج کے لئے بنائی گئی ہے۔ سیوریج واٹر اور دونوں جانب کی آبادی کے لوگ مذکورہ سیم میں کوڑا کرکٹ وغیرہ ڈال دیتے ہیں جس کی وجہ سے سیم کی صفائی ہونے کے باوجود بھی سیم بند ہو جاتی ہے جس سے پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ اس سے پہلے تحصیل میونسپل کارپوریشن علی پور چٹھہ نے شہری آبادی کی حدود میں اس کی صفائی کی تھی۔ چونکہ اب سیم نالوں کی صفائی کا فنڈ مل چکا

ہے لہٰذا مذکورہ سیم پر سروے کا کام شروع ہو چکا ہے جس کے مکمل ہونے کے
بعد تخمینہ منظور کروا کر اس کی صفائی کروادی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

"تحصیل میونسپل کارپوریشن علی پور چٹھہ نے شہری آبادی کی حدود میں اس
سیم ڈرین کی صفائی کی تھی۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے فیڈر نمبر 1 کی صفائی یہ کب کریں گے؟ یہ علی پور چٹھہ میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا سوال سُن نہیں سکا لہٰذا مہربانی کر کے وہ اپنے سوال کو repeat کر دیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

"تحصیل میونسپل کارپوریشن علی پور چٹھہ نے شہری آبادی کی حدود میں اس
سیم ڈرین کی صفائی کی تھی۔"

جناب سپیکر! انہوں نے تو صرف شہری آبادی کی حدود میں صفائی کی ہے جبکہ یہ سیم ڈرین تو بہت لمبی ہے۔ میں نے اس کے فیڈر نمبر 1 جو کہ گاؤں سید نگر سے شروع ہوتا ہے کی بابت پوچھا ہے کہ اس کی صفائی کب کی جائے گی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! حضرت کلیانوالا ڈرین کی کل لمبائی تقریباً چار میل ہے۔ اس سیم ڈرین کی RD-3 سے لے کر RD-9 تک کی صفائی کا تخمینہ لاگت 531000/- روپے لگایا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے بیس دن کے اندر اس کی صفائی کا کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اسی طرح علاؤالدین ڈرین کی صفائی کا تخمینہ لاگت 283000/- روپے لگایا گیا ہے، یہ اس سال کے شیڈول میں شامل ہے اور انشاء اللہ اس پر بھی جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔ کوٹ ہرا برانچ ڈرین کی صفائی کے لئے 540000/- روپے کا estimate لگایا گیا ہے اور اس کا

کام بھی اسی ماہ شروع ہو جائے گا۔ اس سال drains کی clearance کا ہمارا جو cycle ہے اس میں یہ ساری drains شامل ہیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! یہ ساری سیم drains بھی اسی حلقہ میں ہیں لیکن میں تو specifically اس ڈرین کی بابت پوچھ رہا ہوں جو کہ علی پور چٹھہ سے گزرتی ہے۔ منسٹر صاحب نے جن drains کی تفصیل بتائی ہے وہ علی پور چٹھہ کی نہیں ہے۔ علی پور چٹھہ سے جو ڈرین گزرتی ہے اس کے فیڈر نمبر 1 جو کہ گاؤں سید نگر سے شروع ہوتا ہے اس کی صفائی کب ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ "محکمہ انہار فیصل آباد زون فیصل آباد میں سے گزرنے والی drains جو کہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں آتی ہیں ان کے متعلقہ مندرجہ ذیل Divisions ان کی صفائی کے لئے کام کر رہی ہیں اور اس کی تفصیل میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔"

جناب سپیکر! کیا معزز ممبر علی پور چٹھہ شہر کی بات کر رہے ہیں؟

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! میں علی پور چٹھہ شہر سے باہر کی بابت پوچھ رہا ہوں۔ یہ ڈرین علی پور چٹھہ سے گزرتی ہے لیکن یہ کافی لمبی سیم ڈرین ہے اور میں اس ساری ڈرین کی صفائی کی بابت پوچھ رہا ہوں۔ یہ ڈرین علی پور چٹھہ کے اندر chocked ہو چکی ہے۔ in-fact یہاں سے سیم ڈرین شروع ہوتی ہے۔ .It does not even exist کیونکہ اس کی کچھ جگہ پر انکروچمنٹ ہو چکی ہے۔ منسٹر صاحب مہربانی کر کے اس ناجائز قبضہ کی گئی جگہ کو خالی کروائیں تاکہ سیم ڈرین کا سسٹم چلتا رہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس انکروچمنٹ کے بارے میں point out کیا ہے۔ پورے صوبے میں encroachments کے خلاف ایک مہم چل رہی ہے۔ میں اس کے حوالے سے اپنے محکمہ کو آج ہی ہدایت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر چودھری عادل بخش چٹھہ نے جس ڈرین کے بارے میں point out کیا ہے آپ خصوصی طور پر اس کی صفائی کا فوری انتظام کروائیں اور اگر اس سیم ڈرین پر کوئی انکروچمنٹ ہے تو اس کو بھی ختم کروائیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس ڈرین کی جلد ہی صفائی کروادی جائے گی۔ میں اگلے ہفتے تک اس کی رپورٹ پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

بہاولنگر: ایسٹرن صادقیہ، فورڈواکینال و ملحقہ

راجباہ کی بحالی کے منصوبہ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*880: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ایسٹرن صادقیہ اور فورڈ واکینال جو کہ ضلع بہاولنگر کو پانی سپلائی کرتی ہیں ان کی rehabilitation کا منصوبہ ہے اور اس سے ملحقہ راجباہ / مائنر R-6 اور R-7 کی بحالی کا بھی منصوبہ ہے ان پر کتنا کام ہو چکا ہے ان کے کل اخراجات کیا ہیں اوران کے لئے فنڈ کیوں Release نہیں کئے گئے فنڈز 19-2018 میں جاری نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت ان کے لئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

ایسٹرن صادقیہ کینال کی rehabilitation کا کام ڈویلپمنٹ ڈویژن بہاولنگر کروا رہا ہے۔ جس کی کل مالیت منصوبہ 814.813 ملین ہے جبکہ مالی سال 19-2018 میں اب تک 32.500 ملین روپے فنڈ جاری ہوا ہے۔ اس کا 30 فیصد کام ہو چکا ہے اور بقیہ فنڈ آنے پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

ہاکڑہ کینال ڈویژن میں راجباہ R-6 اور R-7 جو کہ ہاکڑہ برانچ سے ملحقہ ہیں۔ راجباہ R-6 کی کل مالیت منصوبہ 411.010 ملین روپے اور راجباہ R-7 کی کل مالیت منصوبہ 402.065 ملین روپے ہے۔ اب تک راجباہ R-7 کا 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور راجباہ R-6 کا 65 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ مالی سال 19-2018 میں راجباہ R-6 کے

لئے144.652 ملین روپے اور R-7 کے لئے85.688 ملین روپے کے فنڈز release کئے گئے ہیں جن میں سے مالی سال19-2018 میںrelease کئے جانے والے فنڈز میں سے راجباہR-6پر116.38 ملین اورR-7پر83.556 ملین خرچ ہو چکے ہیں اور بقیہ فنڈ آنے پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

خانیوال:15 ایل مائنر کے موگہ جات کی تعمیر کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

451: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 15-ایل مائنر (ضلع خانیوال) کے ہیڈ تا ٹیل موگہ جات نہیں بنائے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موگہ جات نہ بنانے کی وجہ سے عوام اور کاشتکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مائنر/نہر پختہ نہ ہے۔ اس کی لائننگ کی اشد ضرورت ہے اور اس کی بھل صفائی بھی نہ ہو رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس نہر/مائنر کے ہیڈ تا ٹیل موگہ جات بنانے، لائننگ کرنے اور بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) درست نہ ہے۔ 15-ایل ڈسٹری بیوٹری ہے نہ کہ مائنر اس ڈسٹری کے ہیڈ تا ٹیل 127 موگہ جات ہیں جن کو LBDC امپروومنٹ پراجیکٹ کے تحت 2010-2013 کے دوران مرمت کیا گیا تھا۔

(ب) درست نہ ہے، خریف سیزن 2018 کی ٹیل گیج کی تفصیل درج ذیل ہے جس سے ظاہر ہے کہ راجباہ سے پانی کی تقسیم ٹیل تک ٹھیک ہے اور کاشتکاروں کو اُن کے حق کے مطابق پانی مل رہا ہے۔

07.04.2018 تا 14.04.2018 & 01.05.2018 تا 08.05.2018 ٹیل گیج =1.0

17.05.2018 تا 31.05.2018 & 18.06.2018 تا 30.06.2018 ٹیل گیج =1.0

01.07.2018 تا 27.07.2018 & 05.08.2018 تا 31.08.2018 ٹیل گیج =1.0

01.09.2018 تا 13.09.2018 & 22.09.2018 تا 30.09.2018 ٹیل گیج =1.0

01.10.2018 تا 07.10.2018 & 17.10.2018 تا 23.10.2018 ٹیل گیج =1.0

(ج) درست نہ ہے۔ 15-ایل جزوی طور پر پختہ ہے تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Brick lining والی بُرجیاں

(1)	بُرجی 19+000 تا 30+250	(2)	74+500 تا 82+600
(3)	بُرجی 99+000 تا 105+000	(4)	140+000 تا 159+000

Concrete Lining والی بُرجیاں

160+450 تا 200+300

LBDC امپر وومنٹ پراجیکٹ میں راجباہوں کے آخری حصوں کو پختہ (Concrete Line) کیا جانا تھا لہٰذا اس راجباہ میں بھی LBDC پراجیکٹ کے تحت آخری حصے (Tail) کو پختہ کیا ہے۔ 19-2018 کی بندی کے دوران راجباہ کی بُرجی 105+000 تا 140+000 کی بھل صفائی کی گئی ہے۔

(د) حکومت نے Asian Development Bank(ADB) کے تعاون سے LBDC امپر وومنٹ پراجیکٹ کے تحت 15-ایل ڈسٹری بیوٹری سسٹم کی بحالی کا کام Rehabilitation & upgrading 2010 تا 2013 کروایا تھا جس کے تحت 15-ایل ڈسٹری بیوٹری سسٹم کے تمام مائنرز کے کناروں کی بحالی اور Bridges, Falls مویشیوں کے لئے Cattle Ghats، اینٹوں سے اور کنکریٹ سے لائننگ کی گئی تھی اور تمام موگہ جات مرمت کئے گئے تھے۔ جو موگہ جات دوران operation ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں ان کی مرمت ساتھ ساتھ کر دی جاتی ہے۔ جہاں تک بھل صفائی کا تعلق ہے 19-2018 بندی کے دوران 15-ایل کی بھل صفائی بُرجی 105 تا 140

کروادی گئی ہے۔ اگر پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ دور کرنے کے لئے مزید بھل صفائی کی ضرورت ہو گی تو وہ بھی کروادی جائے گی۔

خانیوال: مائنز 5- آر کے پختہ موگہ جات سے پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

464: جناب عطاالرحمٰن: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مائنز 5- آر پی پی 210 ضلع خانیوال کے تمام موگہ جات کو پختہ کر دیا گیا ہے مگر ان موگہ جات کو چلایا نہیں جا رہا ہے اور جو پرانے کچے موگہ جات ہیں وہ چلائے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچے موگہ جات کی وجہ سے پانی ٹیل پر نہیں پہنچ رہا جس کی وجہ سے ٹیل پر واقع زمینداروں / کاشتکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا محکمہ 5- آر مائنز کے پختہ موگہ جات کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) اس مائنز کے کل 40 موگہ جات ہیں۔ اس میں سے 25 موگہ جات نئے بنائے گئے ہیں۔ یہ 25 موگہ جات کنکریٹ لائننگ والے حصے میں ہیں اور گزشتہ تین سال سے باقاعدہ ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں۔ کچے حصہ کے پندرہ موگہ جات بھی tamper ہونے کی صورت میں مرمت کر دیئے جاتے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ تمام موگہ جات ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں اور ٹیل پر پانی کی کمی نہ ہے۔ البتہ اگر راجباہ R10 (جس میں سے R5 مائنز نکلتی ہے) میں پانی کی مقدار وارہ بندی میں دوسرے یا تیسرے نمبر پر ہونے کی صورت میں کم ہو تو R5 میں بھی پانی کم ہو جاتا ہے۔

(ج) 25 پختہ نئے موگہ جات ڈیزائن کے مطابق پچھلے تین سال سے چل رہے ہیں، بقایا پندرہ پرانے موگہ جات بھی ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں۔

گوجرانوالہ: کینال ڈویژن میں نہروں کی بھل صفائی مہم سے متعلقہ تفصیلات

475: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں نہروں کی حالیہ بھل صفائی مہم کا آغاز کب کیا گیا اور یہ کب تک جاری رہے گی؟

(ب) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں کن کن نہروں کو بھل صفائی مہم میں شامل کیا گیا ہے، کون سی نہریں، مائنرز اور ڈسٹری بیوٹریز شامل نہیں ہیں؟

(ج) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں حالیہ بھل صفائی مہم کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں حالیہ بھل صفائی مہم کی نگرانی کے لئے کون کون سے افسران واہلکاران تعینات کئے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں نہروں کی بھل صفائی کا آغاز مورخہ 18.01.2019 کو کیا گیا اور اس کی تکمیل کا کام 02.02.2019 کو ہو چکا ہے۔

(ب) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں بھل صفائی کے لئے نور پور ڈسٹی۔ روڑیالہ مائنر۔ گوبند پورہ مائنر۔ موسی سب مائنر۔ ارگن مائنر اور جھاڑ مائنر شامل ہیں۔ مندرجہ بالا نہروں کے علاوہ کینال ڈویژن گوجرانوالہ کی باقی تمام انہار ششماہی ہیں اور ان کی بھل صفائی کا کام وسط مارچ سے شروع ہو کر وسط اپریل تک مکمل کیا جائے گا۔

(ج) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں بھل صفائی کے لئے 14.637 ملین روپے مختص ہیں۔

(د) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں حالیہ بھل صفائی کی مہم کی نگرانی سب ڈویژنل آفیسر گوجرانوالہ اور سب انجینئرز نندی پور سیکشن گوجرانوالہ سیکشن نور پور سیکشن کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ تھرڈ پارٹی کنسلٹنٹ بھی نگرانی کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 135 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ابھی تشریف رکھیں اور توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

لاہور: پنجاب یونیورسٹی ہاسٹل میں درزی کا قتل

135: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحوالہ "نیشنل "نیوز چینلز مورخہ 10۔مارچ 2019 کی خبر کے مطابق پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ہاسٹل میں کام کرنے والے درزی کو نہایت سفاکی سے قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا متعلقہ پولیس نے اس قتل کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟ تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رُونما ہوا ہے۔ متعلقہ پولیس نے مقدمہ نمبر 120/19 مورخہ 2019-3-9 بجرم 302/34 تھانہ مسلم ٹاؤن بر خلاف نامعلوم ملزمان درج کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت تک تفتیش میں جو پیشرفت ہوئی ہے اس کے مطابق ہاسٹل کے قریب جو کیمرے لگے ہوئے تھے ان کی فوٹیج حاصل کر لی گئی ہے۔

جناب سپیکر! مقتول کے موبائل نمبر0306-6587785کو قبضہ میں لے کر اس کی CDRحاصل کی گئی اور تفتیش کو آگے بڑھانے کے لئے اس سے مدد لی جا رہی ہے۔ تین aspectsکو مد نظر رکھتے ہوئے تفتیش کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔اس میں قتل،خُود کشی اور accidentکا احتمال بھی ہے۔چونکہ اس شخص کی لاش سڑک پر ملی تھی اور اس کے ہاتھ میں خون آلود قینچی بھی تھی۔

جناب سپیکر!اس حوالے سے ابھی تفتیش جاری ہے اور اس کی نگرانی ڈی ایس پی مسلم ٹاؤن خود ذاتی طور پر کر رہے ہیں۔باقاعدہ ایک ٹیم بنائی گئی ہے اور یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد اس قتل یا موت کے اصل حقائق سامنے آجائیں گے۔

جناب سپیکر!میں پھر دُہرانا چاہتا ہوں کہ تین aspectsپر تفتیش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد پولیس کسی نتیجے پر پہنچ جائے گی۔

جناب سپیکر:اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر136 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔

میاں عرفان عقیل دولتانہ:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

میاں عرفان عقیل دولتانہ:جناب سپیکر!پی ٹی آئی حکومت نے اقتدار میں آنے کے لئے وعدہ کیا تھا کہ ہم ایک کروڑ لوگوں کو نوکریاں دیں گے۔موجودہ حکومت کی معاشی پالیسی اور موجودہ معاشی حالات کو مد نظر رکھا جائے تو ایسا بالکل نظر نہیں آتا کہ یہ ایک کروڑ لوگوں کو نوکریاں دیں گے۔ماشاءاللہ آپ بھی پرائیویٹ سیکٹر میں بہت بڑے businessmanہیں۔یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران تشریف فرما ہیں ان کا تعلق بزنس کمیونٹی سے ہے یا پھر وہ زمیندار ہیں۔جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے تو ماشاءاللہ گاڑیوں کا میلہ لگا ہوتا ہے۔ہماری بیوروکریسی،سرکاری ملازمین یا پنشنرز کی جب تنخواہیں بڑھائی جاتی ہیں تو وہ صرف چھ یا سات فیصد بڑھائی جاتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: دولتانہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں ہو سکتی۔ مجھے آپ کے جذبے کا بڑا احساس ہے اور میں آپ کو زیادہ دیر کھڑا ابھی نہیں رکھ سکتا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! ہمیں بے روزگار لوگوں کو نوکریاں مہیا کرنی چاہئیں۔ ہمیں economic reforms کرنی چاہئیں۔ پاکستان اور پنجاب کے اندر ہمیں بہتر معاشی policies لے کر آنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: دولتانہ صاحب! میری بات سُنیں۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر ساری تقریر کر لی اور ہم سب نے سُنی ہے۔ ابھی اس حکومت کو آئے ہوئے چھ ماہ ہوئے ہیں اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم پانچ سال میں ایک کروڑ نوکریاں دیں گے۔ آپ تھوڑا صبر کریں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 233 محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پبلک پراسیکیوٹرز کو ریگولر کرنے کا مطالبہ

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سال 2007 میں پنجاب گورنمنٹ نے پبلک پراسیکیوٹرز بھرتی کئے تھے جن کا معاملہ سپریم کورٹ میں گیا۔ سپریم کورٹ نے ایک ہائی پروفائل کمیٹی بنائی جس نے 400 پبلک پراسیکیوٹرز کے انٹرویو کئے جن میں 72 کامیاب ہوئے اور ان کو proper کنٹریکٹ دے دیا گیا۔ کنٹریکٹ کے دوران گورنمنٹ نے 2010 میں ریگولر کرنے کی پالیسی جاری کی تھی۔ ان پبلک پراسیکیوٹرز کے ریفرنس بابت PPSC regularization میں زیر التواء ہیں اور سپریم کورٹ نے کہا کہ 2010 کے نوٹیفکیشن بابت regularization کے مطابق ان مذکورہ بالا پراسیکیوٹرز کو ریگولر کیا جائے۔ جس کے لئے فوری طور پر پبلک پراسیکیوٹرز کی بحالی فرمائی جائے اور ریگولر کرنے

کے لئے PPSC کو بطور ریفرنس کرنے کے لئے گورنمنٹ guideline جاری فرمائے لیکن حکومت اس سلسلہ میں مناسب کارروائی نہ کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! استدعا ہے کہ حکومت واضح کرے کہ ان کی اس بابت پالیسی کیا ہے؟ حکومت کی جانب سے پیشرفت نہ ہونے سے پبلک پراسیکیوٹرز کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ان میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے اس لئے پبلک پراسیکیوٹرز کو فوری طور پر بحال کیا جانا ضروری ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار میں محترمہ کا concern بالکل درست ہے۔ پراسیکیوٹرز کا ایک وفد آپ سے بھی ملا تھا اور آپ نے بھی حکم دیا تھا کہ اس مسئلے کو sort out کیا جائے۔ وزیر پراسیکیوشن کے پاس بھی delegation آیا تھا تو آج میں نے اور وزیر پراسیکیوشن نے مل کر اُن کے delegation سے بات بھی کی ہے اور کل کے لئے ہم نے ایک میٹنگ رکھی ہوئی ہے جس میں، میں نے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کو بھی بلایا ہے، پبلک سروس کمیشن کے حکام کو بھی بلایا ہے، پراسیکیوشن منسٹر بھی ہوں گے اور پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی ہوں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ We will try to sort it out. لیکن میری استدعا ہے کہ اس تحریک کو فی الحال pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 131/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ محترمہ! اسے پیش کریں۔

آلائشوں سے تیار کردہ خوردنی تیل کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نیوز میڈیا مورخہ 13۔فروری 2019 کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے لاہور میں

الائشوں سے تیار کردہ آئل کو بائیو ڈیزل کے نام پر استعمال شدہ تیل دوبارہ فروخت کرنے والے گینگ کے خلاف کارروائی کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ جانوروں کی الائشوں سے تیار کردہ تیل کھلے تیل کی صورت میں انسانوں کو استعمال کروایا جارہا ہے۔ بار بار کی کارروائیوں کے باوجود یہ گروہ دوبارہ جانوروں کی الائشوں سے آئل کی تیاری شروع کر دیتا ہے جو انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے لہٰذا حکومت سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی پنجاب بھر میں جانوروں کی الائشوں سے آئل کی تیاری کے خلاف کریک ڈاؤن کرے اور اس آئل کی تیاری پر مکمل پابندی عائد کرے اور اس میں ملوث ملزماں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر خوراک تشریف نہیں رکھتے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/133 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، شیخ صاحب! اسے پیش کریں۔

ملک بھر سے لوگوں کی لاہور نقل مکانی سے مسائل میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور کی طرف ملک کے طول و عرض پشاور سے کوئٹہ اور کراچی کے ساتھ ساتھ پورے پنجاب سے لوگوں کا لاہور کی طرف نقل مکانی کا مسئلہ انتہائی خطرناک صورتحال اختیار کر چکا ہے جس کا الفاظ میں احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ عام فہم الفاظ میں لاہور کے اصل شہری یا مکین کی تعداد صرف چالیس فیصد رہ گئی ہے۔ شہر کے طول و عرض میں سلمز اور کچی آبادیاں نمودار ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے عرصہ سات سال کے بعد پولیو کا ایک کیس لاہور میں پھر سامنے آ گیا ہے جو انتہائی خطرناک الارم ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں روزانہ لوگ لاہور میں آباد ہو رہے ہیں اور یہ تمام

آبادی undocumented ہے ان کو کوئی سہولیات بھی میسر نہ ہیں۔ چاہے وہ تعلیم کی ہوں یا صحت کی ہوں۔ ان آبادیوں میں صحت کے مسائل بُری طرح پھیل چکے ہیں جو کہ پولیو ریڈیکشن ڈیپارٹمنٹ کی کوتاہی کے نتیجہ میں بین الاقوامی طور پر خطرناک ہو سکتے ہیں اور خدانخواستہ فضائی مسافروں پر پابندی بھی لگ سکتی ہے۔ لاہور کے وہ علاقے جن پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے ان میں بند روڈ، شاہدرہ کا تمام علاقہ، راوی روڈ، رائیونڈ روڈ، فیروز پور روڈ اور ٹھوکر نیاز بیگ اور یہاں تک کہ جوہر ٹاؤن کا بہت سا علاقہ جہاں سلمز اور کچی آبادیوں کی بہتات ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر لاہور کی طرف نقل مکانی جو افغانستان سے لے کر چمن، کوئٹہ غرض ہر طرف سے مرد وخواتین اور بچے لاہور میں رہائش اختیار کر رہے ہیں ان کے بارے میں جامع پالیسی بنانا ضروری ہے۔ اوّل تو محرک کے خیال کے مطابق اس قومی مسئلے سے بروقت نہ نمٹا جا سکا ہے اور بہت سا وقت ضائع ہو چکا ہے۔ یہ افراد جن حالات میں زندگی گزار رہے ہیں کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ یہ لوگ شہر لاہور کے لئے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ ان تمام مسائل کو زیر بحث لانا اور ان کا حل تلاش کرنا ازبس ضروری ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending فرما لیں جب وزیر صاحب تشریف لائیں گے تو اس پر اپنی statement دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کر رہے ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے۔

سرکاری کارروائی

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019. "

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019."

MR KHALEEL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I oppose it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پتا نہیں کتنی عرق ریزی کے بعد ایوانِ بالا اور پنجاب کا یہ ایوان بنے ہیں ان میں کہیں بھی کوئی چیز ایسی نہیں ہونی چاہئے جس میں آپ قانون اور قاعدے سے ہٹ کر بات کریں۔ آپ بھی ماشاءاللہ 1985 سے اس ایوان کے ممبر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اس کو چھوڑیں آپ بل کے اوپر آ جائیں۔ آپ نے بل کو oppose کیا ہے اس لئے آپ بل کے اوپر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ وہ stage ہے کہ آپ بل پاس کرانے کے لئے اجازت لے رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ چار دن کے بعد یہ بل لے کر آئیں۔ اس میں سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ اس میں constitutional anomaly ہے۔ گورنر پنجاب federal entity ہے، وہ وفاق کے نمائندے ہیں اور وہ Patron in Chief بن ہی نہیں سکتے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شاد گو شاد" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! آپ نے یہ کرنا ہے تو پھر آئین پاکستان کو تبدیل کریں۔ گورنر صاحب وفاق کے نمائندے ہیں۔ ان کی post constitutional post ہے۔ ان کے functions and duties سب constitutional ہیں۔ وہ ان کے علاوہ ادھر کوئی duty نہیں لے سکتے۔ اگر آپ نے ان کو Patron in Chief بنانا ہے تو پھر اس صورت میں آپ اپنے فیڈرل قانون، آئین کو تبدیل کریں ان کے functions and duties کو تبدیل کریں۔

جناب سپیکر! فی الحال میری استدعا یہ ہے کہ ہمیں ترامیم دینے کے لئے چار دن چاہئیں۔ آپ سبوتاژ نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات آ گئی ہے۔ ابھی تو رولز suspend ہو رہے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے رولز suspend کرنے کی تحریک پیش کی ہے۔ ابھی تو صرف اس تحریک پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ جس طرح معزز ممبر جناب محمد سعید اکبر خان نے فرمایا ہے کہ ابھی آپ نے میری request پر تحریک put کی ہے کہ قواعد انضباط کار کو suspend کر کے مجھے بل پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ ابھی آپ نے سوال put کرنا ہے اور ہاؤس کی sense لینی ہے اگر ہاؤس اس بات کی اجازت دے گا تو میں بل پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ اس پر یہ oppose کریں۔ اس پر ہم بات بھی کریں گے اور پھر ہاؤس کی sense لی جائے گی۔ اگر ہاؤس approval دے گا تو ہم اس کو take up کریں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے کہ ہمیں اپنے رویے میں تھوڑی سی تبدیلی لانی چاہئے کہ جہاں تک قواعد انضباط کار کا تعلق ہے تو ہم اس کے مطابق چل رہے ہیں۔ کیا قواعد انضباط کار میں جناب سپیکر اور اس معزز ہاؤس کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ قواعد انضباط کار کو suspend کرے؟ یہ آج پہلی بار نہیں ہو رہا۔ اسی ہاؤس کی تاریخ رہی ہے کہ درجنوں بار نہیں بلکہ سینکڑوں بار رولز کو suspend کیا گیا اور بزنس کو take up کیا گیا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 95, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019. "

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, as recommended by the concerned Committee, be taken into consideration at once."

جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سمیع اللہ خان، ملک محمد احمد خان، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد ارشد ملک نے اس بل کو oppose کیا ہے۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری submission یہ ہے کہ آپ نے رولز کے مطابق تحریک put کی کہ رولز کو suspend کر دیا جائے تو رولز کی suspension پر اگر میں نے object کیا ہے تو مجھے right of audience ملنا چاہئے تھا۔ جناب محمد وارث شاد نے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بل پر بات کر لیں۔ وہ بات گزر گئی ہے اب آپ بل پر بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! کچھ غلط precedents set ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! چھوڑ دیں precedents بہت ہیں کیا میں نکال کر دکھاؤں۔ مجھے پتا ہے کہ دس سال میں کیا کیا ہوا ہے۔ وہ چیلنج نہ کریں پھر کہیں گے کہ ہمیں وہ پرانی باتیں یاد نہ کرایا کریں۔ آپ بل پر آ جائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر اس وقت بھی غلط ہو رہا تھا تو غلط کو غلط کہا گیا، میاں محمد اسلم اقبال اس چیز کی گواہی دے دیں کہ میں نے اس وقت بھی treasury benches سے اٹھ کر غلط کو غلط کہا تھا تو میں ذمہ دار ہوں۔ میں ابھی بھی یہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ نے جو تحریک put کی، اس میں میرا صرف اتنا interest تھا کہ آپ legislation کو take up کر رہے ہیں تو almost پورے chapter کی suspension required ہو گی۔ وہ کیسی legislation ہو گی جو suspension of rules کے ساتھ pass ہو گی۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ آپ اس بات کو چھوڑیں اور بل پر بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں اس کی تعمیل کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ گورنر کے Patron in Chief بننے پر چھوٹی سی بات کروں گا اور آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گا۔ Patron in Chief بنانے کے اختیار کا تعلق resources of Punjab Government کے ساتھ ہو گا کیونکہ funding پنجاب گورنمنٹ کی ہو گی۔ اگر آپ چیف ایگزیکٹو کے اختیارات وفاق کے نمائندے کو دیں گے تو اس پر کچھ constitutional issues اٹھیں گے۔ ان کو اختیار دیا جاسکتا ہے لیکن ان رولز کے مطابق جو statues یونیورسٹیوں کے متعلق ہیں اور constitution میں اس کی announcements آچکی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے صرف یہ رجسٹر کرانا چاہ رہا ہوں۔ مجھے اس بل کی افادیت سے انکار نہیں ہے اور میں on the Opposition Benches سے کہہ رہا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہیں احساس تھا تو انہوں نے کورم کیوں point out کیا تھا۔ ان کو legislation سے کیا دلچسپی ہے۔ اگر ان کو legislation سے کوئی دلچسپی ہوتی تو یہ کورم point out نہ کرتے۔ یہ تمام کے تمام بھاگ کر باہر چلے گئے تھے یہ ان کی صورتحال تھی۔ اب آپ قانون سے ہمدردی کر رہے ہیں اور ہمیں قوانین سمجھا رہے ہیں۔ مجھے آپ کے روّیے پر بہت افسوس ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین کو بنیادی طور پر اس طرح کی گفتگو نہیں کرنی چاہئے جو وہ کر رہے ہیں۔ یہ حکم کریں اور جو کہیں گے وہ ہم مانیں گے لیکن ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ چودھری ظہیر الدین بلاوجہ ہی اشتعال میں آجاتے ہیں اور کسی بات کے بغیر ہی آجاتے ہیں۔ ہم نے چودھری ظہیر الدین کو ابھی کچھ کہا ہی نہیں۔

چودھری ظہیر الدین! جے اسی کجھ کہیا تے فیر سوواری غصے وچ آنا، اجے تے اسی کجھ کہہ ای نہیں رے۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! No cross talk آپ میری طرف دیکھ کر بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کو دیکھتا ہوں تو جناب عنایت اللہ لک درمیان میں دیوار بن جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، آپ میری طرف دیکھیں۔ جناب عنایت اللہ لک آپ کے فائدے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارا basically اعتراض اس بل کو جس process کے ذریعے پاس کروانے جارہے ہیں اس حوالے سے ہے۔ اگر اب ہم اس پر بات نہیں کریں گے تو بات ریکارڈ پر نہیں آئے گی تو یہ زیادتی ہو جائے گی کیونکہ سپیکر کا حکم اس پر finality ہوتی ہے تو سپیکر کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ رولز کو suspend کر دے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ بل پاس ہونے کے لئے آئے گا تو اس کی باقاعدہ ایک process کے مطابق کلاز بائی کلاز ریڈنگ اور اس کے بعد اس پر ووٹنگ کروانی ہے اگر rule suspend ہو گا تو پھر یہ کیسے ہو گی تو پھر اس بل کو آپ نے پاس بھی کروانا ہے تو اسی chapter کے head 3rd میں اس کی passing کا process ہے، اگر rule suspend ہو گا تو یہ کیسے ہو گی، کیا کوئی غیر قانونی legislation without the procedures ہم کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ کے توسط سے یہ بات وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! ٹھیک ہے لیکن میں نے آپ کی بات کا جواب اس لئے دینا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ سپیکر کے اختیار میں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جی، آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! یہ ہاؤس کا اختیار ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! ہاؤس کی ووٹنگ کے ذریعے سے یہ چیز ہاؤس کے اختیار میں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ بالکل آپ نے درست بات کی ہے۔ یہ بات ہاؤس کے اختیار میں اس وقت ہے جب کوئی ایسا problem آپ کے سامنے آئے جس کی رولز میں کوئی confusion ہو تو میں اس حوالے سے دونوں رولز پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ جس چیز میں رولز معاونت نہ کر رہے ہوں تو پھر یہ سپیکر کا اختیار ہے کہ وہ ہاؤس سے پوچھے اور ہاؤس اس پر اپنی sense دے۔ گورنمنٹ legislation ایک ایسا بزنس ہے۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میں نے جو سب سے پہلے پڑھا ہے اس میں، میں نے ہاؤس سے اختیار لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر یہاں پر میاں محمود الرشید ہوتے تو وہ میری بات کو second کرتے کہ سابقہ دور حکومت میں رولز suspend کر کے ایک بہت important legislation bulldoze ہونے لگی تھی تو ہم نے وزیر قانون کو insist کیا کہ ایسا مت کریں ورنہ ایک غلط precedent set ہو جائے گا and that was stopped میری آپ سے صرف یہ request ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! سب کو پتا ہے کہ آپ اُس وقت، اُس وقت کے وزیر قانون کو غلط نہیں کہہ سکتے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات کہہ رہا ہوں مجھے باقی کسی کا نہیں پتا لیکن میں تو زیر عتاب بھی رہا ہوں، میں اپنے غلط کہنے پر ہی زیر عتاب رہا ہوں اس میں کوئی جھگڑے کی بات نہیں ہے اور میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں چلیں اُن سے مجھے یہ توقع نہیں تھی لیکن جناب پرویز الٰہی سے بطور سپیکر اور جناب محمد بشارت راجا سے مجھے یہ توقع ہے۔

جناب سپیکر! یہ اسمبلی میرا passion ہے and I take it very seriously میری اس حوالے سے ریڈنگ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی legislation کو timely rules suspend کر کے مت کریں اس میں ہمارا کیا جائے گا ہم تو دو یا چار ترامیم دے دیں گے آپ کی یہاں عددی اکثریت ہے آپ اس کو پاس کروالیں گے۔ ویسے اس پر PLD Supreme Court 2005 Judgment موجود ہے کہ کون کون سے ایسے اختیارات ہیں جو کہ گورنر کو دیئے جاسکتے ہیں اس میں چیف ایگزیکٹو کے اختیارات کو اس کے پاس جانے سے exclude کیا گیا ہے اس کو صرف academics کے وہ پوائنٹس جس پر direction (25)Article دیتا ہے، anyway جو آپ کا حکم ہو گا وہ ہم تسلیم کریں گے۔ ہماری صرف اتنی استدعا ہے کہ بل کے contents پر جانے سے پہلے kindly اس کو دیکھ لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سے پہلے out of turn and rules suspend کرنے اور اس حوالے سے بحث ہوئی لیکن اب میں بل کی طرف آرہا ہوں۔ جس طرح اس بل کی definition میں موجود ہے کہ اس اتھارٹی کا ایک Patron in Chief ہو گا اور آگے اس کی تعریف کی گئی ہے کہ Patron in Chief means Governor of the Punjab ہو گا۔ اس کے بہت سارے حوالے ہیں میں نے پنجاب گورنمنٹ کے Rules of Business کو بھی دیکھا ہے اس کے (3)Rule کی sub clauses(2)(3)(4) اگر آپ کہیں تو وہ میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں تو اس میں بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہوا ہے چونکہ وہ بہت lengthy clauses ہیں اگر آپ اجازت دیں تو وہ میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں otherwise میں آپ کو ایک جملے میں ہی بتائے دیتا ہوں اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو صوبے کا چیف ایگزیکٹو ہے چونکہ آپ بھی پانچ سال تک چیف ایگزیکٹو رہے ہیں وہ اپنے اختیارات ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ اور ایک منسٹر سے دوسرے منسٹر کو یا کسی ایک منسٹر کو اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر مختلف governing bodies or authorities کو دے سکتا ہے۔ آپ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹو رہے ہیں اس لئے مجھے خوشی ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کے جو Rules of Business ہیں اس

میں کہیں ایک جملہ یا سب کلاز ایسی نہیں ہے کہ جس میں صوبے کے گورنر کو کسی body or authority کا کوئی عہدہ دیا جاسکے۔ پہلے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ اکثریت کی بنیاد پر یہ بل پاس کروالیں گے لیکن پھر آپ کو اس حوالے سے بہت سارا کام کرنا پڑے گا، آپ کو گورنمنٹ آف پنجاب کے جو Rules of Business ہیں اس میں بھی ترمیم لانی پڑے گی۔ایک پنڈورا باکس کھولنا پڑے گا کہ اب صوبے کا چیف ایگزیکٹو صرف اس law کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ آئندہ کے لئے یہ اتنا بڑا پنڈورا باکس کھل جائے گا۔ چیف ایگزیکٹو آج جناب عثمان احمد خان بُزدار ہیں کل کوئی اور ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایوان کا استحقاق مجروح نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہاں ہر بل ہی بڑی سنجیدگی کے ساتھ پاس کیا جاتا ہے لیکن میری وزیر قانون سے بھی یہ گزارش ہوگی کہ اس کے بعد جو کچھ ہوگا آپ کو گورنمنٹ آف پنجاب کے جو Rules of Business ہیں اس میں ترمیم لانا پڑے گی اور گورنر صاحب کے لئے ایک راستہ کھلے گا۔ میری ان کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے بات صرف یہ ہے کہ صوبے کا چیف ایگزیکٹو اچھا ہو یا برا ہو پانچ سال بعد حساب اسی نے دینا ہے اور وہی جواب دہ ہے۔ اگر وہ اچھے کام کرے گا تو اس کو اس کا کریڈٹ ملے گا اگر اس کی پرفارمنس اچھی نہیں ہوگی تو پھر وہ discredit ہوگا۔ میری اس ایوان سے یہ گزارش ہے کہ یہ پنڈورا باکس نہ کھولا جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک واقعہ صرف سمجھانے کے لئے quote کر رہا ہوں تاکہ ہمیں تھوڑی سمجھ آسکے پچھلے دنوں ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سابق ڈپٹی کمشنر نے میڈیا پر آکر گورنر صاحب کے بارے میں گفتگو کی، انہوں نے یہ کہا کہ وہاں پر ان کے بھائی یا شاید مجھے نہیں معلوم کہ کوئی رشتہ دار ہیں وہ وہاں پر سیاسی مداخلت کرتے ہیں اور گورنر صاحب مجھے pressurize کرتے ہیں یہ باتیں اس نے media talk show میں آکر کیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس پر جان بوجھ کر ایک تحریک التوائے کار جمع کروادی کہ گورنر صاحب، پنجاب حکومت کی administrative activity میں مداخلت کر رہے ہیں، اس پر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کچھ دوستوں نے جن کو میں نہیں جانتا اس پر پریس کانفرنس بھی کی کہ سمیع اللہ خان نے یہ تحریک التوائے کار دی ہے لیکن اِس کو اتنا پتا نہیں کہ پنجاب اسمبلی کے اندر گورنر کے

خلاف تحریک التوائے کار نہیں دی جا سکتی۔ مجھے یہ لگا کہ شاید یہ مؤقف درست ہو۔ میں نے جب اسمبلی کے رولز دیکھے تو Rule 116(5) یہ ہے کہ گورنر کے بارے میں قرارداد اس ہاؤس کے اندر نہیں آ سکتی، گورنر کی کسی بھی activity کے اوپر سوال نہیں پوچھا جا سکتا لیکن آج اس بل نے مجھے موقع دیا ہے کیونکہ اس بل میں Patron in Chief گورنر لکھا ہے اس لئے مجھے موقع مل گیا ہے۔ رولز آف پروسیجر کے Rule 202 کا سیکشن (b)(2) یہ ہے کہ اب میں تقریر کر رہا ہوں تو اُس حوالے سے مجھے پابند کیا گیا ہے کہ گورنر کے بارے میں بات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! اب میرا کیس یہ ہے کہ اگر آپ گورنر کو پنجاب کی ایک اتھارٹی کا عہدہ دے دیں گے تو اُس کے بعد یہ میرا right بن جائے گا۔ اگر میں وزیر قانون سے سوال کر سکتا ہوں اور توجہ دلاؤ نوٹس پر قائد ایوان سے سوال کر سکتا ہوں تو مجھے بتائیں کہ مجھے آپ کیسے روک سکتے ہیں؟ اگر اتھارٹی کا ایک عہدہ گورنر کو دے رہے ہیں تو میں اُس کے بارے میں سوال بھی کروں گا، تحریک التوائے کار بھی لاؤں گا اور گورنر صاحب کے حوالے سے اتھارٹی کی کارکردگی پر بھی پوچھوں گا۔

جناب سپیکر! دوسرا پنڈورا بکس یہ کہ آپ کو پنجاب اسمبلی کی کتاب قواعد انضباط کار کھولنا پڑے گی۔ اب ایک لفظ تھوڑا غیر پارلیمانی ہے جو میں کہوں گا کہ اس بل میں کاریگری وزیر قانون نے کی ہے یا گورنر صاحب نے کی ہے یہ فیصلہ میں علیحدہ چھوڑتا ہوں لیکن میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ کاریگری کیا ہے؟ اس اتھارٹی میں سب سے زیادہ powerful شخص چیئرمین ہے۔ اس بل کی کلاز 5 کی سب کلاز 3 پڑھ دیتا ہوں۔ اگر آپ نے یہ بل پڑھا ہے تو اچھی بات ہے لیکن نہیں پڑھا تو اس کاری گری کو سُن لیں۔

(3) The Chairman shall be appointed by the Government in consultation with the Patron in Chief.

جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ اب کُھل کر کہہ رہا ہوں کہ چودھری محمد سرور نے اس اتھارٹی کے ذریعے کام کروانے ہیں یعنی چیئرمین اس اتھارٹی کا سب سے طاقتور آدمی ہے جس کو رولز میں لکھوا دیا ہے کہ وہ چیئرمین گورنر صاحب کی consultation کے ساتھ لگے گا۔ ہمارے

صوبے کے جو گورنر ہیں وہ پہلے مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں گورنر تھے۔ اس دَور میں اُن کا (ن) لیگ کے ساتھ اختلاف ہوا جس میں کافی ساری وجوہات ہوں گی لیکن میڈیا رپورٹس آئیں اور تبصرے ہوئے کہ گورنر صاحب کا واٹر فلٹریشن پلانٹس کے حوالے سے کوئی خاص interest ہے کیونکہ کوئی NGO ہے اور اُن کے کوئی دوست ہیں۔

جناب سپیکر! اُس وقت صوبے کے چیف ایگزیکٹو میاں محمد شہباز شریف تھے لیکن چودھری محمد سرور یہ کہتے تھے کہ صوبے کے 30/35 ہزار دیہاتوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگنے چاہئیں اور یہ سارا منصوبہ میرے حوالے کر دیا جائے۔ دیگر اختلاف بھی ہوں گے لیکن ایک وجہ اختلاف یہ بھی بنی۔ موجودہ دَور میں جب وہ گورنر بنے تو یقین مانیں کہ واٹر فلٹریشن پلانٹس والا issue ہمارے علم میں تھا تو ہم انتظار میں تھے کہ گورنر صاحب نے ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹس کی کاریگری والی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر! اب اس قانون سازی کے ذریعے اُن کی نیت ٹھیک ہے یا بڑے کھُلے کی تیاری ہو رہی ہے تو یہ وقت ہی بتائے گا۔ چونکہ یہ بل آج پاس ہو جانا ہے کیونکہ ہاؤس کا mood لگ رہا ہے اور اس ہاؤس کو right بھی ہے لیکن میں قبل از وقت کہہ رہا ہوں کہ کسی بڑے scandal کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ گورنر صاحب اس منصوبے کے اندر اس حد تک دلچسپی رکھتے ہیں کہ پنجاب حکومت کو اب ساری کتابیں بدلنی پڑیں گی چاہے پنجاب حکومت کا رولز آف بزنس ہو اور چاہے پنجاب اسمبلی کے رولز ہوں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ باقی سارا بل مفاد عامہ کے متعلق ہے لیکن Patron in Chief والی شق کو omit کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات دہرا کر ختم کر رہا ہوں کہ پہلے ہی ملک کے اندر یہ تبصرے ہو رہے ہیں کہ وفاقی حکومت صوبائی حکومت کے اختیارات کو encroach کرتی ہے اور وزیر اعظم ہر ہفتے آکر وفاقی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے پنجاب حکومت کو چلا رہے ہیں۔ اس ایکٹ کے بعد مجھے خدشہ ہے کہ پنجاب کے چیف ایگزیکٹو اور حکومت کے اختیارات کو دوسرا شخص encroach کرے گا اور پھر اس صوبے میں سمجھ نہیں آئے گی کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی حکومت ہے، چودھری محمد سرور کی حکومت ہے یا کسی اور کی ہے۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو! آپ بات کر لیں لیکن relevant رہنا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں تو بالکل relevant ہی رہتا ہوں۔ میں whole heartedly آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ ہمیشہ مہربانی فرماتے ہوئے موقع دیتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا بہت competent lawyer ہیں اور اُن کا ڈیپارٹمنٹ بھی بہت competent ہے۔

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی ایسی شق لا رہے ہیں جس سے وہ گورنر کو لا سکیں۔ 2005 کی PLD میں اور اُس کے بعد جب 18 ویں ترمیم آئی تو اُس وقت سپریم کورٹ کے full Bench نے یہ طے کیا کہ گورنر فیڈرل کا نمائندہ ہے اور اُس کی صرف ceremonial حیثیت ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس سے ہمارے fundamental rights متاثر ہوں گے۔ میرے بھائی چودھری طارق بشیر چیمہ نے یا کسی نے جہانگیر ترین کو یہ درست کہا تھا کہ انہوں نے صوبہ نہیں چلنے دینا۔

جناب سپیکر! میں ساری چیزوں سے ہٹ کر انتہائی عزت و احترام کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو ایک دن کے لئے pending فرما دیں تو کل میں آپ کو سپریم کورٹ کی رولنگ دے دیتا ہوں جو آپ گورنر کو دے سکیں۔ How the Governor will be accountable to this House? آپ پھر کوئی ترمیم لے آئیں کہ جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ ایک سیٹ گورنر صاحب کی رکھوا دیتے ہیں جو اِدھر آ کر بیٹھ جایا کریں۔ اگر اُن کو اتنا شوق ہے تو جناب عثمان احمد خان بُزدار کو رہنے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں اس بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ ایک جہاں دیدہ شخص ہیں اور ہم آپ کی عزت کرتے ہیں لیکن ہم بھی آپ کے کچھ لگتے ہیں کیونکہ آپ پورے ہاؤس کے باپ ہیں اس لئے ہمیں نظر انداز نہ کیا جائے۔ یہ غلط کام ہونے جا رہا ہے۔ اُس دن بھی آپ نے مہربانی فرمائی تھی جس دن Punjab Prevention of Conflict of

Interest کا بل تھا جس پر میں نے اعتراض کیا تھا۔ میرا ایمان اور perception کہتا ہے کہ Mr Muhammad Basharat Raja is the competent Law Minister and he will agree with me کہ یہ گورنر صاحب کو Patron in Chief نہیں بنائیں گے ورنہ یہ اتنا بڑا اپنڈورا بکس کھلے گا۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا سے کہوں گا جس طرح کہتے ہیں کہ "شریکِ جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے" میرے لئے آپ معتبر ہیں لیکن اس میں آپ کا نام بھی ضرور آئے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آخر میں بولنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بہت ساری باتیں already ہو چکی ہوتی ہیں بہر حال میں repetition میں نہیں جاؤں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو relevant رہنا پڑے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ relevant ہی رہوں۔ جو باتیں ہو چکی ہیں اُن کو آگے بڑھاتے ہوئے میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جیسے سپریم کورٹ کے فیصلے کا بھی حوالہ دیا گیا ہے تو یہ unconstitutional کام ہے کیونکہ executive power کسی صورت میں گورنر پنجاب کو نہیں دی جا سکتی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے سارے نمائندے جو ووٹ لے کر اور جیت کر یہاں آئے ہیں ان کے اوپر distrust ہے۔ ان نمائندگان میں سے کوئی Patron in Chief کیوں نہیں ہو سکتا؟ اِن میں سے اگر کوئی گورنر صاحب کا چہیتا نہیں ہے تو وہ چیئرمین کیوں نہیں لگ سکتا؟ گورنر صاحب کو اتنی power دینا میں سمجھتی ہوں کہ یہ person specific legislation ہے جس کی قانون اور آئین اجازت نہیں دیتا۔

جناب سپیکر! اگر یہ بل پاس ہو گیا تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کو کوئی اور چیلنج کرے نہ کرے میں اسے ہائی کورٹ میں چیلنج کروں گی۔ یہ میرے صوبے، میرے اس ہاؤس اور میرے اس ایوان میں عوام سے ووٹ لے کر آنے والے تمام منتخب نمائندوں کی تضحیک ہے اور یہ وزیر اعلیٰ کی تضحیک ہے۔

جناب سپیکر! مجھے حیرت ہے کہ وزیر اعلیٰ ان کے ہیں جنہیں انہوں نے elect کیا ہے لیکن ان کے حقوق کی بات آج مجھے کرنی پڑ رہی ہے اور میں کہہ رہی ہوں کہ میرے صوبے میں اگر کوئی اتھارٹی بن رہی ہے اس کا Patron in Chief صرف اور صرف وزیر اعلیٰ پنجاب ہو سکتا ہے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی بھی insult ہے۔ یہ ان کی بھی توہین ہے کہ ایک طرف وہ خود ہی کہتے ہیں کہ وہ trained ہو رہے ہیں اور ابھی انہیں trained ہونے میں ٹائم لگے گا لیکن ان کے trained ہونے کا آپ یہ کر رہے ہیں کہ ان کی جگہ پر ایک بندے کو لگا رہے ہیں۔ اگر وہ واقعی incompetent ہیں اور اگر واقعی ابھی انہیں trained ہونا ہے یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے اور کوئی alternate نہیں ہے۔ اس کا alternate ان میں سے تو ہو سکتا ہے لیکن اس کا alternate گورنر پنجاب نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! ابھی جناب سمیع اللہ خان نے ایک پریس کانفرنس کی بات کی تو میرے بارے میں بھی بعض اوقات بڑی بات آتی ہے کہ گورنر پنجاب جب سینیٹ کا الیکشن لڑ رہے تھے تو وہ ہار گئے اور میں رو پڑی تھی۔ درست، بالکل میں اس وقت روئی تھی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ مجھے نہیں تمام ان لوگوں کو جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور جو اس ہاؤس کی بات کرتے ہیں ان کو رونا چاہئے تھا لیکن رونا صرف مجھے آیا کہ یہ کیوں ہوتا ہے کہ اس ہاؤس کے اندر یا ہم ممبران اتنی آسانی سے manage ہو جاتے ہیں کہ جن صاحب کی ساتویں سیٹ پر الیکشن ہونا چاہئے تھا وہ صاحب پہلے نمبر پر سینیٹ میں الیکشن جیت کر گئے۔

جناب سپیکر! یہ بات بھی میں ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے رونا آیا۔ مجھے فخر ہے اس بات پر اور میں آئندہ بھی اگر ایسی کوئی بات ہو گی تو میں روؤں گی۔ جب ایک غلط طریقے سے ایک شخص اس ہاؤس کے ممبران کو malign کرے گا، وہ اتھارٹی لے لے اور آج بھی اگر یہ بل پاس ہو جائے تو شاید مجھے رونا آ جائے اور اگر میں روپڑوں تو معاف کر دیجئے گا لیکن اس کو میں ہائی کورٹ میں بھی چیلنج کروں گی۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے آخری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ گورنر پنجاب کو اتھارٹی اور اختیار دینا آج کا plan نہیں ہے یہ بہت پرانا plan ہے جس کے اوپر میڈیا reports بھی موجود ہیں اور اس کے اوپر بہت ساری باتیں پہلے آ چکی ہیں۔ اس کے بعد اس بات پر اتنا

emphasis، ان کوPatron in Chiefبنانا یہ قطعی طور پر نامناسب ہو گا اور مجھے یہ بھی سمجھ نہیں آرہا کہ اتنی جلدی کیا ہے کہ آپ رولز کوsuspendکر کے اس بل کو لا رہے ہیں؟ آپ اتنا وقت تو دے دیتے کہ ہمیں اس بل میں ترامیم جمع کروانے کی اجازت دیتے اور ہم اس بل کو بہت thoroughlyپڑھتے۔ ہم اس میں ترامیم ڈالتے اور ہر ترمیم پر بات کرتے تاکہ اپنا مؤقف بہت زیادہclarifyکر سکتے، عوام تک مؤقف پہنچا سکتے اور اس ہاؤس کے ممبران کو پہنچا سکتے لیکن جتنی جلدی یہ ٹرین چلائی جا رہی ہے تو اس کا ایکسیڈنٹ بھی مجھے خدانخواستہ بڑی جلدی میں نظر آتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ کہ جس طرح آپ نے تحمل کے ساتھ اپوزیشن کو سنا اور انہیں موقع دیا تو میں appreciateبھی کرتا ہوں کہ کم از کم اس کے بعد یہ گلہ نہیں رہے گا کہ اپوزیشن کو نہیں سنا گیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر دو حوالوں سے بات کی گئی ہے جن میں پہلا اعتراض یہ کیا گیا کہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے ہو کر آیا تو اسی دن رپورٹlayہونے کے بعد اسےtake upکیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس اعتراض پر میں اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا کہ 2014 میں دو بل جس دنintroduceہوئے اسی دن پاس ہوئے اور سب سے بڑی بات ہے جو گورنر صاحب کے ایک غیر جانبدارانہroleکی بات کر رہے ہیں کہ گورنر صاحب نےassentبھی اسی دن یعنی ایک ہی دن میں ان بلوں کی دے دی۔ اسی دن پیش ہوئے اور اسی دن پاس اور اسی دن گورنر صاحب نےassentدے دی۔ اس کے بعد انہی کی حکومت کے دوران پانچ بل 2015 میںintroduceہوئے، سٹینڈنگ کمیٹی کوreferنہیں ہوئے اور صرفintroduceہوئے اور directاسمبلی میںpassageکے لئے آ گئے۔ اس کے بعد اسی دن گورنر صاحب نےassent بھی دے دی۔

جناب سپیکر! یہاں تو یہ بل پہلے introduce ہوا، اس کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا جس نے اس بل کو approve کیا اور پھر اس کی approval کے بعد آج passage کے لئے لیا جارہا ہے۔ میں ان سے سوال یہ کرنا چاہتا ہوں، بہت سارے معزز ممبران اس وقت بھی اس اسمبلی کے ممبر تھے، جب آپ مثالیں دینے لگتے ہیں تو تھوڑا سا اپنا ماضی دیکھ کر پھر مثال دیا کریں کہ آپ ماضی میں کیا کرتے رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ point scoring کی بات نہیں ہے۔ انہوں نے بات کی لیکن بات ہوا میں کی۔ میں یہ بل ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ آپ کی حکومت میں اور آپ میں سے بہت سارے دوست اسی اسمبلی کے ممبر تھے اور آپ نے اس وقت ہاں میں ہاں ملائی تھی اس لئے آپ کا اعتراض کرنے کا جواز نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ جس کمیٹی کو یہ بل refer ہوا اس کمیٹی کے چیئرمین معزز ممبر رانا محمد اقبال اس ہاؤس کے سابق سپیکر ہیں یعنی وہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین تھے۔

جناب سپیکر! میں نے کل ذاتی طور پر ان سے request کی کہ:

> "سر! کمیٹی کا اجلاس بلوائیں، اس بل کو consider کریں اور recommend کر کے بھیجیں۔"

جناب سپیکر! وزیر ہاؤسنگ کل وہاں پر موجود تھے چونکہ آج ان کی request آئی ہوئی ہے تو وہ اس ہاؤس میں موجود نہیں ہیں لیکن کل وہاں پر موجود تھے، میں ذاتی طور پر وہاں پر موجود تھا۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے تمام معزز ممبران میٹنگ میں موجود تھے جہاں پر بل کو clause by clause take up کیا گیا۔ اس بل کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے ایک بھی ترمیم اس بل میں propose نہیں کی اور unanimously کمیٹی نے اس بل کو پاس کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہر چیز میں اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران کے متعلق کہا جائے کہ ہر ممبر نے اپنی رائے اس میں دینی ہے اور ہر ممبر کی input اس میں لینی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ناممکن ہوتا ہے۔ آپ کی قائم کردہ سٹینڈنگ کمیٹی تھی اور وہ ہمارے ہی نمائندے ہیں اسی ہاؤس کے نمائندے ہیں اور اسی ہاؤس نے انہیں mandate دیا ہے۔ اس کمیٹی کے پاس

بل گیا ہے اور کمیٹی نے unanimously پاس کر کے بھیجا جو آج ہم اس اسمبلی میں اسے لے کر آئے اس لئے اس پر کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! گورنر صاحب کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو اگر بل کو دیکھا جائے تو گورنر صاحب اس میں Patron in Chief ہیں۔ اس اتھارٹی کے جتنے بھی معاملات ہیں ان کو Governing Body نے چلانا ہے اور صرف ایک جگہ پر ذکر آتا ہے کہ:

> The Chairman shall be appointed by the Government in consultation with the Patron in Chief

جناب سپیکر! یہ آتا ہے تو یہاں پر گورنر صاحب کا جو role ہے اس کو متنازعہ بنایا جا رہا ہے۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت گورنر صاحب کتنے سو یونیورسٹیوں کے چانسلر ہیں؟ اس وقت گورنر صاحب سینکڑوں یونیورسٹیوں کے چانسلر ہیں۔ اگر گورنر صاحب سینکڑوں یونیورسٹیوں کے چانسلر رہ سکتے ہیں اور ان کی consultation سے وائس چانسلرز appoint ہو سکتے ہیں تو Governing Body کا ایک چیئرمین کیوں نہیں appoint کیا جا سکتا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر کسی یونیورسٹی کے چانسلر یعنی گورنر صاحب کی مرضی و approval سے کسی یونیورسٹی کا وائس چانسلر لگ سکتا ہے اور وہ بھی سینکڑوں کی تعداد میں تو ایک Governing Body کا چیئرمین کیوں نہیں لگ سکتا۔ یہاں پر بات executive authority, کی کی جا رہی ہے تو میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ executive authority vests in Governing Body. Governing Body میں vest کرتی ہے executive authority بل تو ان کے پاس ہے جس کا سیکشن 5 یہ پڑھ لیں جس میں ایک جگہ بھی لکھا ہو کہ گورنر صاحب نے کسی جگہ بھی کوئی role ادا کرنا ہے تو ہم اسے ماننے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! Governing Body کا کیا معیار ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! اس بل کے سیکشن 5 میں ہے کہ:

5. Governing Body.- (1) The management and administration of the affairs of the Authority shall vest in the Governing Body.

جناب سپیکر! یہ بات واضح ہو گئی۔ اب اس کا سب سیکشن (2) ہے کہ:

(2) The Governing Body shall consist of nine members including the Chairman.

(3) The Chairman shall be appointed by the Government in consultation with the Patron in Chief.

(4) The Governing Body shall have the following four ex-officio members.

جناب سپیکر! جس میں سیکرٹری پلاننگ و ڈویلپمنٹ، سیکرٹری فنانس، سیکرٹری ہاؤسنگ، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ہیں جو کہ اس کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس میں کوئی پرائیویٹ لوگ بھی ممبر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ اتھارٹی کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ ex-officio کسی کو ممبر لے سکتے ہیں میں اس کو پورا پڑھ دیتا ہوں

(5) A member of the Governing Body shall hold office for a period of three years and shall be eligible for re-appointment for another term.

(6) A member, other than an ex-officio member, may by writing under his hand, resign from his office.

(7) The Government may, if it considers expedient to do so, remove any non-official member of the Authority without assigning any reason.

(8) The member, other than an ex-officio member, shall cease to hold office...

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں یہ جو ممبر دیئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ گورنر صاحب نے قطعی طور پر اُن کو direct نہیں کرنا، گورنر صاحب نے صرف ایک consultation دینی ہے۔ چار ex-officio members ہیں پانچ private members ہیں اُن کی eligibility بھی باقاعدہ اس میں define کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! چار کون سے ممبر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چار ex-officio members ہیں اور پانچ members private ہیں۔

جناب سپیکر: پرائیویٹ ممبرز کی کوئی qualification اور appointment کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Eligibility کے لئے باقاعدہ رولز ترتیب دیئے جائیں گے، رولز بنائے جائیں گے اور اُن رولز میں باقاعدہ ان کی eligibility کو define کیا جائے گا اور یہی ایک طریق کار ہے یہی pattern legislation میں چل رہا ہے کہ باقاعدہ رولز بنتے ہیں اور رولز کے بعد appointments ہوتی ہیں سٹینڈرڈ رولز یہی ہیں اس سے پہلے بھی ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ آج ہم چونکہ ایک principal bill کی منظوری دے رہے ہیں اس کے بعد متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے رولز بنانے ہیں اور اُن رولز کے تحت ممبر کا تعین ہو گا۔

جناب سپیکر: جو پرائیویٹ ممبر ہیں اُن کی removal کا کیا procedure رکھا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Governing body اُس کی approval دے گی۔

جناب سپیکر: Approval تو ہو گی اگر وہ بندہ صحیح کام نہیں کر رہا تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پڑھ کر بھی بتایا ہے اُن کو remove بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اُن کو remove کون کرے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Governing body remove کرے گی۔

جناب سپیکر: چیئرمین remove کرے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کا سیکشن 9 جو ہے وہ

> 9. **Removal of Chairmen or member of the Governing Body.**- Notwithstanding anything contained in section 5, the Government shall remove the Chairman or an appointed member from office...

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! پھر یہ ensure کریں کہ یہ اختیار totally گورنمنٹ کے پاس ہو کہ اگر وہ جو private members اگر صحیح کام نہیں کر رہے تو اس کی removal گورنمنٹ کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! لفظ گورنمنٹ لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پھر رولز میں کریں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ main law میں دے دیا گیا ہے Removal of Chairmen or member of the Governing Body دے دیا گیا ہے کہ اُس کو آگے clarify بھی کیا گیا ہے کہ:

> (a) in the opinion of Government, fails to discharge his duties or becomes incapable of discharging his duties under the Act;
>
> (b) has become insolvent;
>
> (c) has been convicted of an offence involving moral turpitude;

(d) has knowingly acquired or continued to hold without the permission in writing of the Government/Governor directly or indirectly or through a partner, any share or interest in any contract or employment with or on behalf of Authority, in any land or property which in his knowledge, is likely to benefit has benefited as a result of operation of Authority.

اُن کو remove کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: لیکن اُن کی removal کا اختیار گورنمنٹ کے پاس ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گورنمنٹ کے پاس ہے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! Rule 9 میں بڑا clearly لکھا ہوا کہ یہ گورنمنٹ کی sole authority ہے اُسی کی competence ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے وہ جناب محمد بشارت راجا نے کہہ دیا ہے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! وہی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر گورنر کا اختیار ہی نہیں تو اس کو اس میں سے نکال دیں۔

جناب سپیکر: جی، اب ہو گیا ہے۔

Since there is no amendment in it, the question is:
"That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

CLAUSES 3 TO 22

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(38)/2019/1926. **Dated:** 18th **March** 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **14th March** 2019 (**Thursday**) after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 15-03-2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"